Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly
BADR Qadian

جلد
59

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

شمارہ
4

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

11 صفر 1431 ہجری 28 صلح 1389 ہش 28 جنوری 2010ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

آج تک جو خلافت احمدیہ قائم ہے یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ خدا ایک ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دلوں کو ایک ہاتھ پر جمع کیا ہوا ہے۔

یہ دلوں کو پھیرنا، دلوں کو قابو رکھنا، اطاعت کے جذبے پیدا کرنا یہ خدا تعالیٰ کی خدائی کا ثبوت ہے۔

اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی وجہ سے احمدی ایک ہاتھ پر جمع ہیں ورنہ کسی بھی خلیفہ کے پاس کوئی دنیاوی طاقت تو نہیں کہ جس نے اس دنیاوی طاقت سے مختلف قوموں کو، مختلف رنگوں کے لوگوں کو، مختلف نسلوں کو ایک ہاتھ پر جمع کر دیا ہے۔

تبلیغ کے میدان میں وسعت کے لئے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے مفہوم کو بھی سمجھنا ہوگا اور ''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ'' کے مفہوم کو بھی سمجھنا ہوگا اور ان راستوں کو اختیار کرنے کے لئے قرآن، حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب جو قرآن اور حدیث کی ہی تشریح ہیں ان کو پڑھنے اور سمجھنے کی طرف بھی توجہ پیدا کرنی ہوگی۔

آئیں اور یہ عہد کریں کہ ہم نے خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی ہے۔ اپنی نمازوں کو بھی سجانا ہے۔ اپنے علم کو بھی بڑھانا ہے۔ اپنے عملوں کو بھی چمکانا ہے اور ان سب چیزوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کے پیغام کو دنیا تک پہنچانا ہے۔ خلافت احمدیہ کی نئی صدی ہمارے نعروں سے نہیں سجنی بلکہ ہماری دعاؤں اور ہمارے عملوں سے سجنی ہے۔

(اختتامی خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ UK۔ 27 ستمبر 2009ء بمقام اسلام آباد ٹلفورڈ۔ UK)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

الحمدللہ کہ آج ہمارا خدام الاحمدیہ UK کا سالانہ اجتماع اپنے اختتام کو پہنچا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاضری جیسا کہ صدر صاحب نے رپورٹ میں بھی پیش کیا ہے گزشتہ سال سے تقریباً ساڑھے تین سو سے زائد تھی۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ہمارا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھتا ہے اور اٹھنا چاہیے اور یہی آگے بڑھنے والی اور ترقی کرنے والی قوموں کی نشانی ہے۔ اس لئے ہمیشہ یاد رکھیں کہ آج جو حاضری یہاں اجتماع میں ہے آئندہ سال اس سے بہر حال بہتر ہونی چاہئے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور اگر کوشش اور دعا سے کام لیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے ہر کام میں برکت عطا فرماتا چلا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدام الاحمدیہ نے اس سال یہ بھی ثابت کیا ہے کہ جو بھی اس کا صدر مقرر کر دیا جائے وہ کامل اطاعت کے ساتھ اس کے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔ اس کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ اس کے پروگراموں پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتے ہیں اور اس کے کاموں کو آگے بڑھاتے ہیں اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کی جماعت احمدیہ کے ساتھ ایک خاص تائید ہے۔ صدر صاحب کو جب گزشتہ سال صدر بنایا گیا، مَیں نے ان کی صدر بننے کی منظوری دی تو پریشان بھی تھے لیکن اس وقت ان کو یہ اندازہ نہیں تھا کہ جو کام ان کے سپرد کیا گیا ہے یہ کام دنیاوی کام نہیں ہے اور الٰہی جماعتوں کا یہ خاصہ ہوتا ہے کہ ان کے اوپر جو بھی نگران مقرر کیا جائے، جو بھی امیر مقرر کیا جائے، اس سے مکمل تعاون کرتے ہوئے اس کے کام کو آگے بڑھاتے چلے جاتے ہیں کیونکہ یہ کسی شخص کا کام نہیں۔ ہماری جماعت میں شخصیت پرستی نہیں۔ تمام جماعت اور افراد جماعت بچے مرد اور عورتیں اس لئے کام کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا ہے۔ لہٰذا ان کو جو فکر تھی وہ ناتجربہ کاری کی وجہ سے تھی۔ اور وقت نے ثابت کر دیا کہ ان کی فکر غلط تھی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی تمام فکروں کو دور فرمایا اور بڑی کامیابی سے خدام الاحمدیہ نے گزشتہ سالوں سے بڑھ کر اس سال اپنے پروگرام سرانجام دئے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کی خوبصورتی ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص تائیدات اور نصرت کے ساتھ بھیجا ہے۔ جو وعدے آپؑ سے کئے تھے ان کو آج تک پورا کرتا چلا جا رہا ہے اور مزید مَیں بتاؤں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یہ تائیدات کیوں میرے ساتھ ہیں۔ فرماتے ہیں کہ ''اس وقت دنیا بھر میں ایک ہی مذہبی جماعت ہے جو اپنا امام رکھتی ہے ورنہ تمام دوسری جماعتیں شخصی ہیں۔ ان کا کوئی پیشوا نہیں۔ آپس میں قُلُوْبُھُمْ شَتّٰی کا مصداق بن رہے ہیں''۔ (الحشر:15) (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 220۔ مطبوعہ ربوہ) وہ بانگ بلند دعوے کرتے ہیں کہ ہم ایک ہیں لیکن ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں اور اس کے نظارے آج ہمیں ہر جگہ نظر آتے ہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت کے ذریعہ سے بھی اللہ تعالیٰ نے یہ خوبصورتی پیدا فرمائی ہے اور پھر یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا اور آپؑ کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا ایک بہت بڑا ثبوت ہے۔ علاوہ اس کے کہ ہم جو باقی مسلمان مخالفین ہیں ان کو کیا جواب دیتے ہیں کہ ہماری جو یہ ترقی ہے اور اکائی اور جماعت ہے یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کی طرف سے اس زمانہ کی اصلاح کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ اللہ تعالیٰ کے موجود ہونے کا اللہ تعالیٰ کی ذات کا بھی ثبوت ہے کہ خدا ہے۔ خدا کو نہ ماننے والے کہتے ہیں کہ خدا کا کیا ثبوت ہے؟ ایک احمدی کے لئے اس کا بہت بڑا ثبوت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دلوں کو پھیر کر ایک ہاتھ پر جمع کیا ہوا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ تھا تو غیر کہتے تھے کہ یہ شخص ایسا ہے کہ اس کی زبان میں جادو ہے۔ اس کی تقریروں میں ایک جادو بھرا ہوا ہے۔ اس کی باتوں میں ایک سحر ہے۔ آپؑ کی وفات کے بعد پھر اللہ تعالیٰ نے ثابت کیا کہ جو جادو بھرا گیا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور یہ آئندہ بھی قائم رہے گا۔ خلافت احمدیہ جس کی آپؑ نے پہلے سے ہمیں اطلاع دے دی تھی، قائم ہوگی اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے خوف امن میں بدلتا چلا جائے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے زمانے میں اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے زمانے اور آج تک جو خلافت احمدیہ قائم ہے یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ خدا ایک ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دلوں کو ایک ہاتھ پر جمع کیا ہوا ہے۔ جسم تو خریدے جا سکتے ہیں لیکن دل نہیں خریدے جا سکتے اور قربانیاں کرنے والے دل نہیں خریدے جا سکتے۔ پس یہ ایک بڑی بات ہے اور نہ صرف جماعت احمدیہ کے حق میں ایک بہت بڑا ثبوت ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور وجود ہونے کا بھی ثبوت ہے۔ کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کی ذات ہی ہے جس نے جماعت کو ایک رکھا ہے اور پھر خلافت کے فیصلے میں خدا تعالیٰ برکت بھی عطا فرماتا ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا جماعت احمدیہ کے ہر فرد جماعت کا اطاعت کا ایک جذبہ ہے اور اس کی وجہ سے ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے۔ وہ خلافت کے نظام کی وجہ سے تمام نچلے نظام جو ہیں

باقی صفحہ 11 پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

اصلاحی کمیٹیوں کو فعال کیجئے!

قسط: ۴ (آخری)

گزشتہ چند شماروں میں اصلاحی کمیٹیوں کے حوالے سے کسی قدر عرض کیا جارہا تھا کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھارت میں اصلاحی کمیٹیوں کے قیام کے بعد ان کے متعلق یہ خصوصی ارشاد فرمایا ہے کہ ان کو فعال بنانے کی کوشش کی جائے ہم نے عرض کیا تھا کہ اس کمیٹی کے صدر کے طور پر سیکرٹری اصلاح وارشاد کو اور ممبران کے طور پر زعیم مجلس انصار اللہ اور قائد خدام الاحمدیہ کو مقرر کیا گیا ہے اور اس کمیٹی سے توقع کی گئی ہے کہ وہ ہر ماہ اصلاحی کمیٹی کا اجلاس کر کے جماعت کی تعلیمی و تربیتی ضرورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ضروری اُمور کی اصلاح کرے۔

گزشتہ گفتگو میں ہم نے ان میں سے بعض باتوں کا ذکر کیا تھا جن میں پہلے نمبر پر نماز باجماعت کا قیام اور تلاوت قرآن مجید اور ایم ٹی اے کے پروگراموں کو سننے سنانے اور نئی نسل میں اسے رائج کرنے کا ذکر تھا۔

آج کی گفتگو میں ہم عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اصلاحی کمیٹی کے بنیادی کاموں میں سے ایک یہ بھی ہے گھروں میں امن قائم رہے میاں بیوی اور بچے سب صلح صفائی اور امن و عافیت کے ساتھ رہیں جماعت احمدیہ کا ہر گھر ایسا ہونا چاہئے کہ اس میں میاں بیوی کے درمیان جھگڑا نہ ہو اور نہ ہی کوئی گھر ایسا ہو جس میں باپ بیٹے کے درمیان تنازعہ ہو اور اگر کسی گھر سے ایسی آوازیں آئیں تو قبل اس کے کہ جھگڑا بڑھ جائے یا نوبت خلع طلاق تک پہنچ جائے یا باپ بیٹے کا جھگڑا بڑھ جائے اصلاحی کمیٹی کو فوراً حرکت میں آکر ایسے گھروں کو پھر سے امن کا گہوارہ بنانے کی کوشش کرنی چاہئے اس تعلق میں سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میاں بیوی اور بچوں کے حقوق بیان کرتے ہوئے قرآن وحدیث کی روشنی میں متعدد خطبات ارشاد فرمائے ہیں ہمارا فرض ہے کہ ہم ان خطبات کو ملحوظ رکھیں بلکہ بار بار انہیں جماعتوں میں سنانے کا پروگرام بنائیں۔ تربیتی اجلاسات میں ان کو سنایا جائے۔ چھوٹے چھوٹے پمفلٹ یا فولڈر کی شکل میں ان کو گھروں میں تقسیم کیا جائے اور اگر احباب جماعت اردو زبان سے واقف نہ ہوں تو ایسے خطبات کے مقامی زبان میں تراجم کر کے شائع کرنا چاہئے۔

بنیادی طور ہر گھر کو یہ بات سمجھانے والی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

امام نگران ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں دریافت کیا جائے گا اور مرد اپنے اہل پر نگران ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں دریافت کیا جائے گا اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں دریافت کیا جائے گا۔ خادم اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا کہ مرد اپنے والد کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا اور فرمایا تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اس سے اس کی ذمہ داریوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

(بخاری کتاب الجمعة باب الجمعة فی القریٰ والمدن)

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اس حدیث کا ذکر کر کے فرماتے ہیں:۔

"تو اس روایت میں مختلف طبقوں کے بارے میں ذکر ہے کہ وہ اپنے اپنے ماحول میں نگران ہیں لیکن اس وقت مَیں کیونکہ مردوں کے بارے میں ذکر کر رہا ہوں اس لئے اس بارے میں تھوڑی سی وضاحت کر دوں۔ عموماً اب یہ رواج ہو گیا ہے کہ مرد کہتے ہیں کیونکہ ہم پر باہر کی ذمہ داریاں ہیں، ہم کیونکہ اپنے کاروبار میں اپنی ملازمتوں میں مصروف ہیں اس لئے گھر کی طرف توجہ نہیں دے سکتے۔ اور بچوں کی نگرانی کی ساری ذمہ داری عورت کا کام ہے۔ تو یاد رکھیں کہ بحیثیت گھر کے سربراہ مرد کی ذمہ داری ہے کہ اپنے گھر کے ماحول پر بھی نظر رکھے، اپنی بیوی کے بھی حقوق ادا کرے اور اپنے بچوں کے بھی حقوق ادا کرے۔ انہیں بھی وقت دے ان کے ساتھ بھی کچھ وقت صرف کرے چاہے ہفتہ کے دو دن ہی ہوں، ویک اینڈز پر جو ہوتے ہیں۔ انہیں مسجد سے جوڑے، انہیں جماعتی پروگراموں میں لائے، ان کے ساتھ تفریحی پروگرام بنائے، ان کی دلچسپیوں میں حصہ لے تا کہ وہ اپنے مسائل ایک دوست کی طرح آپ کے ساتھ بانٹ سکیں۔ بیوی سے اس کے مسائل اور بچوں کے مسائل کے بارے میں پوچھیں، ان کے حل کرنے کی کوشش کریں۔ پھر ایک سربراہ کی حیثیت آپ کو مل سکتی ہے۔ کیونکہ کسی بھی جگہ کے سربراہ کو اگر اپنے دائرہ اختیار میں اپنے رہنے والوں کے مسائل کا علم نہیں تو وہ تو کامیاب سربراہ نہیں کہلا سکتا۔ اس لئے بہترین نگران ہے جو اپنے ماحول کے مسائل کو بھی جانتا ہو۔ یہ قابل فکر بات ہے کہ آہستہ آہستہ ایسے لوگوں کی تعداد بڑھ رہی ہے جو اپنی ذمہ داریوں سے اپنی نگرانی کے دائرے سے فرار حاصل کرنا چاہتے ہیں یا آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ اور اپنی دنیا میں مست رہ کر زندگی گزارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو مومن کو، ایک احمدی کو ان باتوں سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہونا چاہئے۔ مومن کے لئے تو یہ حکم ہے کہ دنیاداری کی باتیں تو الگ رہیں، دین کی خاطر بھی اگر تمہاری مصروفیات ایسی ہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے تم نے مستقلاً اپنا یہ معمول بنا لیا ہے، یہ روٹین بنالی ہے کہ اپنے گردوپیش کی خبر ہی نہیں رکھتے، اپنے بیوی بچوں کے حقوق ادا نہیں کرتے اپنے ملنے والوں کے حقوق ادا نہیں کرتے، اپنے معاشرے کی ذمہ داریاں نہیں نبھاتے تو یہ بھی غلط ہے۔ اس طرح تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم نہیں ہوتے۔ بلکہ یہ معیار حاصل کرنے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرو اور بندوں کے حقوق بھی ادا کرو"۔

پس ہمارا فرض ہے کہ ہم احباب جماعت کو ان کی گھریلو ذمہ داریاں یاد کروائیں تا کہ ہر احمدی گھر ایک جنت نظیر گھر بن جائے۔ اور اس کیلئے کوشش کے ساتھ ساتھ دُعاؤں کی بھی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے ہمیں یہ دُعا سکھلائی ہے کہ:

"وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا (الفرقان:۷۵)

یعنی متقی وہ لوگ ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم کو اپنے جیون ساتھیوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔

پس گھروں کو جنت کا نمونہ بنانے کیلئے کوشش کے ساتھ ساتھ دعاؤں کی بہت ضرورت ہے اور اس کیلئے اصلاحی کمیٹیاں ایک موثر اور فعال کردار ادا کر سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ "ہمارے ہادیٔ کامل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خَيْرُ كُمْ خَيْرُ كُمْ لِاَ هْلِهٖ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس کا اپنے اہل کے ساتھ عمدہ سلوک ہو۔ بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور معاشرت اچھی نہیں وہ نیک کہاں۔ دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی تب کر سکتا ہے جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہو"۔ جو باہر بظاہر نیک نظر آتے ہیں ان میں بھی کئی خامیاں ہوتی ہیں، جو بیویوں کے ساتھ یا گھر والوں کے ساتھ نیک سلوک نہیں کر رہے اس لئے معاشرے کو بھی ایسے لوگوں پر غور کرنا چاہئے۔ ظاہری چیز پہ نہ جائیں۔ فرمایا کہ "جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہو اور عمدہ معاشرت رکھتا ہو۔ نہ یہ کہ ہر ادنیٰ بات پر زدوکوب کرے۔ ایسے واقعات ہوتے ہیں کہ بعض دفعہ ایک غصے سے بھرا ہوا انسان بیوی سے ادنیٰ سی بات پر ناراض ہو کر اس کو مارتا ہے اور کسی نازک مقام پر چوٹ لگی ہے اور بیوی مر گئی ہے۔ اس لئے ان کے واسطے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ہاں اگر وہ بے جا کام کرے تو تنبیہ ضروری چیز ہے"۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۴۰۳۔۴۰۴ الحکم ۲۴ دسمبر ۱۹۰۰ء)

اللہ تعالیٰ اصلاحی کمیٹیوں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ گھریلو زندگیوں کو امن بخش بنانے میں موثر کردار ادا کریں۔ (آمین)

(منیر احمد خادم)

اپنے کرم سے بخش دے میرے خدا مجھے

منظوم کلام سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اپنے کرم سے بخش دے میرے خدا مجھے
بیمارِ عشق ہوں ترا دے تُو شفا مجھے

جب تک کہ دَم میں دَم ہے اسی دین پر رہوں
اسلام پر ہی آئے جب آئے قضا مجھے

بے کس نواز ذات ہے تیری ہی اے خدا
آتا نظر نہیں کوئی تیرے سِوا مجھے

منجملہ تیرے فضل و کرم کے ہے یہ بھی ایک
عیسیٰ مسیحؑ سا ہے دیا رہنما مجھے

تیری رضا کا ہوں مَیں طلب گار ہر گھڑی
گر یہ ملے تو جانوں کہ سب کچھ ملا مجھے

ہاں ہاں نگاہِ رحم ذرا اِس طرف بھی ہو
بحرِ گُنہ میں ڈوب رہا ہوں بچا مجھے

موسیٰؑ کے ساتھ تیری رہیں لَنْ ترانیاں
زنہار مَیں نہ مانوں گا چہرہ دکھا مجھے

احساں نہ تیرا بھولوں گا تا زیست اے مسیحؑ
پہنچا دے گر تُو یار کے دَر پر ذرا مجھے

سجدہ کُناں ہوں دَر پہ تیرے اے مرے خدا
اُٹھوں گا جب اُٹھائیگی یاں سے قضا مجھے

ڈوبا ہوں بحرِ عشقِ الٰہی میں شاد مَیں
کیا دے گا خاک فائدہ آبِ بقا مجھے

خطبہ جمعہ

جہاد صرف وہ ہے جو مذہب پر حملہ کرنے والوں کے خلاف کیا جائے۔

مسلمانوں کو مذہب کے لئے تلوار اور توپ پکڑنے کی بجائے اپنے ایمان اور اعمال صالحہ کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے۔ پھر بغیر توپ اور بندوق کے دنیا کو اپنی طرف مائل کرنے والے بن سکیں گے۔

اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کی طرح قوی ہونے کی صفت بھی ہمیشہ قائم رہنے والی ہے اور قائم رہے گی اور اسی غلبہ اور قوی ہونے کی صفت ثابت کرنے کے لئے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس زمانے کا امام بنا کر بھیجا ہے۔

سچے دل سے نمازیں پڑھو اور دعاؤں میں لگے رہو اور اپنے سب رشتہ داروں اور عزیزوں کو یہی تعلیم دو۔ پورے طور پر خدا کی طرف ہو کر کوئی نقصان نہیں اٹھاتا۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 9/اکتوبر 2009ء بمطابق 9/اخاء 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

اللہ تعالیٰ کے قوی ہونے کا قرآن کریم میں کئی جگہ ذکر آتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی یہ صفت ہے کہ وہ قوی ہے۔ انسانوں کے لئے تو قوی کے عام معنی یہ لئے جاتے ہیں کہ جسمانی اور عقلی طور پر طاقت رکھنا۔ کسی کام کو کرنے کی طاقت رکھنا، علمی طور پر مضبوط دلیل رکھنے والا لیکن خدا تعالیٰ کے بارے میں جب ہم قوی کہتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ تمام طرح کی طاقت رکھنے والا، ہر قسم کی طاقت رکھنے والا جس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ وہ سب طاقتوروں سے زیادہ طاقتور ہے اور طاقتوں کا مالک ہے۔ اپنی مخلوق کو بھی بعض قسم کی طاقتیں دے کر ان حدود کے اندر قوی بنا دیتا ہے۔ قرآن کریم میں جیسا کہ میں نے کہا خدا تعالیٰ نے اپنی صفت کا مختلف حوالوں سے ذکر فرمایا ہے اور جہاں بھی ذکر فرمایا ہے یا تو تنبیہ کرتے ہوئے یا بدانجام سے ڈراتے ہوئے یا بدانجام کے بارہ میں بتاتے ہوئے۔ یا ان لوگوں کے انجام کا ذکر ہے جو خدا تعالیٰ کی باتوں پر کان نہیں دھرتے اور ان پر اللہ تعالیٰ کے عذاب نازل ہوئے۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی ذکر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تمام طاقتوں والا اور قوی سمجھنے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے ہیں۔ سب سے پہلے تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ میں اللہ تعالیٰ کے غیر اور مشرکین یا بتوں کی عبادت کرنے والے جو ہیں ان کو تنبیہ کی ہے کہ یہ شرک عذاب کا مورد بنائے گا۔ لیکن اس میں ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ مومن کی یہ نشانی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی محبت کو ہر چیز پر حاوی کر لیتے ہیں۔

سورۃ بقرہ کی 166 ویں آیت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ۔ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا۔ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ (البقرة: 166) اور لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو اللہ کے مقابل پر شریک بنا لیتے ہیں۔ وہ ان سے اللہ سے محبت کرنے کی طرح محبت کرتے ہیں۔ جبکہ وہ لوگ جو ایمان لائے اللہ کی محبت میں (ہر محبت سے) زیادہ شدید ہیں۔ اور کاش! وہ (لوگ) جنہوں نے ظلم کیا سمجھ سکیں جب وہ عذاب دیکھیں گے کہ تمام تر قوت (ہمیشہ سے) اللہ ہی کی ہے اور یہ کہ اللہ عذاب میں بہت سخت ہے۔

اس میں پہلی بات تو یہ بتائی کہ انسان کا جو مقصد پیدائش ہے وہ تو اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس کو یاد رکھنا ہے۔ لیکن بعض لوگ اس مقصد کو بھول جاتے ہیں بلکہ اس طرف توجہ نہیں دیتے۔ بلکہ دنیا کی اکثریت محبت الٰہی کو نہ جانتی ہے، نہ سمجھنے کی کوشش کرتی ہے۔ بلکہ اس کے مقابل پر یا تو ظاہری بتوں کی پوجا کی جاتی ہے یا بعض قسم کے بت دلوں میں گڑے ہوئے ہیں اور ان کی محبت ایسے لوگوں کے دلوں میں اتنی زیادہ گڑ جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا تصور ہی نہیں رہتا۔ لیکن اس کے مقابلے پر حقیقی مومن اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت سب محبتوں سے زیادہ شدید رکھتے ہیں۔ پس اس آیت میں جہاں خدا تعالیٰ سے دور ہٹے ہوؤں کو یہ وارننگ ہے کہ تم سمجھتے ہو کہ غیر اللہ سے محبت تمہیں کچھ فائدہ پہنچا سکتی ہے تو یاد رکھو کہ وہ سب بے طاقت چیزیں ہیں۔ ان میں کوئی طاقت نہیں۔ اصلی طاقت اور قوت تو خدا تعالیٰ کو حاصل ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ فرمایا ہے کہ مَیں شرک کرنے والے کو کبھی معاف نہیں کروں گا۔ پس اس دنیا کی عارضی متاع تمہیں خدا تعالیٰ سے دور لے جا کر تمہیں تمہارے بدانجام کی طرف دھکیل رہی ہے لیکن مومنوں کو بتایا کہ اگر مومن ہونے کا دعویٰ ہے تو حقیقی مومن کی یہ تعریف ہے کہ اس کو خدا تعالیٰ سے محبت سب محبتوں سے زیادہ ہوتی ہے۔ اس کی محبت ہر قسم کی محبت پر حاوی ہوتی ہے اور جو کچھ اسے دنیاوی اور اخروی انعامات ملتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے ہی ملتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے محبت، پھر اللہ تعالیٰ کے پیاروں سے محبت کی طرف بھی راہنمائی کرتی ہے۔

پس ہمیشہ ایک مومن کو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت تب کامل ہوگی جب اس کے رسول ﷺ سے بھی بے غرض محبت ہو۔ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران:32) کے مضمون کو سمجھنا ہوگا۔ درود وصلوٰۃ سے اپنی محبت کا اظہار کرنا ہوگا۔ دنیا کی کوئی محبت ان دونوں محبتوں پر حاوی نہیں ہونی چاہئے۔ پھر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق سے محبت کا بھی کہا ہے۔ تو دوسرے انسانوں سے محبت بھی خدا تعالیٰ کی محبت کے حصول کے لئے ضروری ہے۔ پھر فرمایا کہ مشرک تو شرک کر کے جو عذاب اپنے پر سہیڑ رہے ہیں وہ تو ہے ہی۔ لیکن مومن ہونے کا دعویٰ کرنے والے بھی اگر ان محبتوں کا خیال نہیں رکھیں گے جو خدا تعالیٰ سے محبت کے نتیجہ میں پیدا ہونی چاہئے تو اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہوں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی صفت قوی کو اہمیت نہیں دے رہے ہوں گے۔ اُس کو اُس کا مقام نہیں دے رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی جو پکڑ ہے اس پر ایسے لوگوں کی نظر نہیں ہوتی۔ پس ایک مومن کو اپنی زندگی میں اپنا ہر قدم اپنے سب طاقتوں والے خدا کا ادراک رکھتے ہوئے اور اس کو سب طاقتوں کا مالک سمجھتے ہوئے اٹھانا چاہئے۔ پس اللہ تعالیٰ نے مشرکین اور غیر اللہ کو خدا تعالیٰ کے مقابلے پر زیادہ اہمیت دینے والوں کو جہاں ان کے بدانجام اور عذاب سے آگاہ کیا ہے اور ڈرایا ہے اور ان کے واقعات بیان کئے ہیں وہاں مومنوں کو اللہ تعالیٰ سے محبت کی گہرائی تلاش کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔

اس محبت کے بارہ میں کہ یہ کیسی محبت ہونی چاہئے اور اس کی اصل گہرائی کیا ہے اور اس کا کیا مطلب ہے؟ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’جاننا چاہئے کہ محبت کوئی تصنع اور تکلف کا کام نہیں۔ بلکہ انسانی قویٰ میں سے یہ بھی ایک قوت ہے اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ دل کا ایک چیز کو پسند کر کے اس کی طرف کھینچے جانا اور جیسا کہ ہر یک چیز کے اصل خواص اس کے کمال کے وقت بدیہی طور پر محسوس ہوتے ہیں (اچھی طرح محسوس کئے جاتے ہیں) یہی محبت کا حال ہے کہ اس کے جوہر بھی اس وقت کھلے کھلے ظاہر ہوتے

ہیں کہ جب اتم اور اکمل درجہ پر پہنچ جائے۔ (جب اپنی محبت جو ہے انتہا کو پہنچ جائے، کامل ہو جائے تو پھر اس محبت کے جو جوہر ہیں، اس کے جو نتائج ہیں، اس کی جو خوبیاں ہیں وہی پھر ظاہر ہوتی ہیں۔)

فرمایا: ’’اُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْعِجْلَ (البقرۃ:94) یعنی انہوں نے گوسالہ سے ایسی محبت کی تو گویا ان کو گوسالہ شربت کی طرح پلا دیا گیا۔ درحقیقت جو شخص کسی سے کامل محبت کرتا ہے تو گویا اسے پی لیتا ہے۔ یا کھا لیتا ہے اور اس کے اخلاق اور اس کے چال چلن کے ساتھ رنگین ہو جاتا ہے اور جس قدر زیادہ محبت ہوتی ہے اسی قدر انسان بالطبع اپنے محبوب کی صفات کی طرف کھینچا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اسی کا روپ ہو جاتا ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ یہی بھید ہے کہ جو شخص خدا سے محبت کرتا ہے وہ ظلّی طور پر بقدر اپنی استعداد کے اس نور کو حاصل کر لیتا ہے جو خدا تعالیٰ کی ذات میں ہے اور شیطان سے محبت کرنے والے وہ تاریکی حاصل کر لیتے ہیں جو شیطان میں ہے‘‘............۔

فرمایا ’’محبت کی حقیقت بالالتزام اس بات کو چاہتی ہے کہ انسان سچے دل سے اپنے محبوب کے تمام شمائل اور اخلاق اور عبادات پسند کرے اور ان میں فنا ہونے کے لئے بدل و جان ساعی ہو (کوشش کرے) تا اپنے محبوب میں ہو کر وہ زندگی پاوے جو محبوب کو حاصل ہے۔ سچی محبت کرنے والا اپنے محبوب میں فنا ہو جاتا ہے۔ اپنے محبوب کے گریبان سے ظاہر ہوتا ہے (یعنی ہر وقت محبوب کے گریبان میں، اس کے دل میں اس کی تصویر رہتی ہے)‘‘ اور ایسی تصویر اس کی اپنے اندر کھینچتا ہے کہ گویا اسے پی جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ وہ اس میں ہو کر اور اس کے رنگ میں رنگین ہو کر اور اس کے ساتھ ہو کر لوگوں پر ظاہر کر دیتا ہے کہ وہ درحقیقت اس کی محبت میں کھویا گیا ہے۔ محبت ایک عربی لفظ ہے اور اصل معنی اس کے پُر ہو جانا ہیں۔ چنانچہ عرب میں یہ مثل مشہور ہے کہ تَحَبَّبَ الْحِمَارُ یعنی جب عربوں کو یہ کہنا منظور ہو جاتا ہے کہ گدھے کا پیٹ پانی سے بھر گیا تو کہتے ہیں کہ تَحَبَّبَ الْحِمَارُ (یعنی اس کا پیٹ پانی سے بھر گیا) اور جب یہ کہنا منظور ہوتا ہے کہ اونٹ نے اتنا پانی پیا کہ وہ پانی سے پُر ہو گیا۔ تو کہتے ہیں شَرِبَتِ الْاِبِلُ حَتّٰی تَحَبَّبَتْ۔ اور حَبّ جو دانہ کو کہتے ہیں (کسی بھی قسم کے دانہ کو حبّ کہتے ہیں) وہ بھی اسی سے نکلا ہے جس سے یہ مطلب ہے کہ وہ پہلے دانہ کی تمام کیفیت سے بھر گیا (اور جو پہلا دانہ تھا اس کی تمام کیفیت اس دانہ میں پیدا ہو گئی) اور اسی بنا پر اِحْبَاب سونے کو بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ جو دوسرے سے بھر جائے گا وہ اپنے وجود کو کھو دے گا۔ گویا سو جائے گا اور اپنے وجود کی کچھ حس اس کو باقی نہیں رہے گی‘‘۔

(نور القرآن حصّہ دوم۔ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 430 تا 433)

پس اللہ تعالیٰ کی حقیقی محبت ایک مومن کے لئے یہ ہے کہ اس کی رضا کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کی کوشش کرے اور پھر دیکھے کہ وہ طاقتور خدا جو ہے، سب طاقتوں کا مالک خدا جو ہے، قوی خدا جو ہے اس کے لئے کیا کچھ کرتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے سورۃ حج میں 41 ویں آیت میں طاقتور کافروں کے مقابلہ پر اپنے قوی ہونے کا ذکر کرتے ہوئے مومنوں کو تسلی دی ہے کہ اب کیونکہ ظلم کی انتہا ہو رہی ہے اس لئے باوجود کمزور ہونے کے، باوجود تعداد میں تھوڑے ہونے کے، باوجود بے سروسامان ہونے کے تم ان کافروں سے جنگ کرو جو نہ صرف شرک میں انتہا کئے بیٹھے ہیں بلکہ ظلم کی بھی انتہا کر رہے ہیں۔ اب مذہب کی بقا کا سوال ہے ورنہ ظلم جو ہیں بڑھتے چلے جائیں گے اور اللہ کے شریک ٹھہرانے والے کسی مذہب کو بھی برداشت نہ کرتے ہوئے ظلم کا نشانہ بناتے چلے جائیں گے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے اَلَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ۔ وَلَوْ لَادَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَھُمْ بِبَعْضٍ لَّھُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِیَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ یُذْکَرُ فِیْھَا اسْمُ اللّٰہِ کَثِیْرًا۔ وَلَیَنْصُرَنَّ اللّٰہُ مَنْ یَّنْصُرُہٗ۔ اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ (الحج : 41) یعنی وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا، محض اس بنا پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا رب ہے اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بھڑا کر (لڑا کر) نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے اور یقیناً اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے یقیناً اللہ بہت طاقتور اور کامل غلبہ والا ہے۔

پس امن قائم رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ظلم کا جواب سختی سے دینے کی اجازت دی۔ یہ کرو تو اللہ تعالیٰ کی مدد تمہارے شامل حال رہے گی۔ پس یہاں اصولی بات بتا دی کہ مذہب کی جو جنگیں ہیں یا جو جنگ ہے وہ تمہارے پر ٹھونسی جائے تو دفاع کرنا ہے۔ نہ صرف اپنے مذہب کا دفاع کرنا ہے بلکہ غیر مذاہب کا بھی دفاع کرنا ہے کیونکہ مسلمان کا دعویٰ ہے کہ ہم نے کسی مذہب کے پیرو سے بھی بزور بازو مذہب تبدیل نہیں کرانا۔ کیونکہ یہ اسلامی تعلیم کے خلاف ہے اور دنیا کا امن برباد کرنے والی بات ہے۔ ہدایت دینا یا نہ دینا خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہوا ہے۔ ہاں پیار سے، طریقے سے، حکمت سے، تبلیغ کا فریضہ ایک مسلمان کو ادا کرنا چاہئے اور یہ اس کے لئے ضروری ہے۔

پھر تیسری بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مذہبی جنگ میں مظلوم اور حق پر رہنے والے کی ضرور مدد کرتا ہے اور اس زمانہ میں آنحضرت ﷺ کی زندگی میں اس وقت جو ظلم ہو رہے تھے وہ مظلومیت کی انتہا تھی۔ مسلمانوں کی مکّہ میں جو حالت زار تھی وہ اس سے ہر وقت ظاہر ہو رہی تھی۔ مذہبی جنگیں ہجرت کے بعد اگر کسی سے کی جا رہی تھیں تو وہ مسلمانوں سے کی جا رہی تھیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق اپنے قوی اور طاقتور ہونے کا ثبوت دیا اور بے سروسامان، تھوڑے اور ناتجربہ کار ہونے کے باوجود مسلمانوں کو یہ حکم دیا کہ اب جنگ کرو تو ان کی مدد بھی فرمائی اور فرشتوں کو مسلمانوں کی مدد کے لئے بھیجا۔ پس اس سے یہ بات بھی ظاہر ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ نے جنگ کی اجازت دفاع کے طور پر دی تھی۔ امن قائم کرنے کے لئے دی تھی۔ جہاد صرف وہ ہے جو مذہب پر حملہ کرنے والوں کے خلاف کیا جائے۔ باقی جو جنگیں ہوتی ہیں، چاہے وہ مسلمان مسلمان ملکوں کی ہوں یا مسلمانوں کی غیر مسلموں کے ساتھ ہوں وہ سیاسی اور قومی جنگیں کہلاتی ہیں اور آجکل جو جنگیں ہو رہی ہیں وہ سیاسی اور قومی جنگیں ہیں یہ جہاد نہیں ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے قوی ہونے کا اعلان کر کے یہ فرمایا کہ مذہب پر حملہ کرنے والوں کے خلاف میں مذہب کے ماننے والوں کی مدد کروں گا اور کیونکہ اب آخری اور مکمل مذہب اللہ تعالیٰ کے اعلان کے مطابق اسلام ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد کا وعدہ فرمایا اور اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ کہہ کر یعنی اللہ تعالیٰ بہت طاقتور اور کامل غلبہ والا ہے اس بات کا اعلان کر دیا کہ مسلمانوں کے خلاف اگر مذہبی جنگ ہوگی تو میں مدد کروں گا۔ پس آجکل کے جو حملے، فساد یا جنگیں ہو رہی ہیں جس میں مسلمان بجائے فتوحات کے رسوائی کا سامنا کر رہے ہیں یہ اس بات کا ثبوت ہے اور یہ دلیل ہے کہ یہ نہ جہاد ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں مذہبی جنگ ہے اور اسی وجہ سے اسے اللہ تعالیٰ کی تائید بھی حاصل نہیں ہے۔

پس مسلمانوں کو مذہب کے لئے تلوار اور توپ پکڑنے کی بجائے اپنے ایمان اور اعمال کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی اصلاح کے لئے رونا چلّانا چاہئے۔ پھر بغیر توپ اور بندوق کے دنیا کو اپنی طرف مائل کرنے والے بن سکیں گے۔ دوسرے اس میں مسلمانوں کو یہ بھی حکم ہے کہ تمہیں قطعاً اجازت نہیں کہ کسی مذہب پر حملہ کرو یا طاقت استعمال کرو۔ پس آج اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم ہی قرآن کریم کی صحیح تعلیم ہے اور اسی طرف راہنمائی کرتی ہے۔ اس پر عمل کریں اور پھر دیکھیں کہ قوی خدا کس طرح اپنی قدرت کا ہاتھ ظاہر فرماتا ہے اور کیا کیا نظارے دکھاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کے ابتدائی ایام اور مسلمانوں پر ظلم اور جہاد کی اجازت اور اللہ تعالیٰ کی مدد کا جو نقشہ ایک جگہ کھینچا ہے مَیں وہ بیان کرتا ہوں۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ: ’’چونکہ مسلمان اسلام کے ابتدائی زمانہ میں تھوڑے تھے اس لئے ان کے مخالفوں نے بباعث اس تکبر کے جو فطرتاً ایسے فرقوں کے دل اور دماغ میں جاگزیں ہوگا، جو اپنے تئیں دولت میں، مال میں، کثرت جماعت میں، عزت میں، مرتبت میں، دوسرے فرقہ سے برتر خیال کرتے ہیں اس وقت کے مسلمانوں یعنی صحابہ سے سخت دشمنی کا برتاؤ کیا اور وہ نہیں چاہتے تھے کہ یہ آسمانی پودا زمین پر قائم ہو۔ بلکہ وہ ان راستبازوں کے ہلاک کرنے کے لئے اپنے ناخنوں تک زور لگا رہے تھے اور کوئی دقیقہ آزاررسانی کا اٹھا نہیں رکھا تھا اور ان کو خوف یہ تھا کہ ایسا نہ ہو کہ اس مذہب کے پیر جم جائیں اور پھر اس کی ترقی ہمارے مذہب اور قوم کی بربادی کا موجب ہو جائے۔ سو اسی خوف سے جو ان کے دلوں میں ایک رعبناک صورت میں بیٹھ گیا تھا نہایت جابرانہ اور ظالمانہ کارروائیاں ان سے ظہور میں آئیں اور انہوں نے دردناک طریقوں سے اکثر مسلمانوں کو ہلاک کیا اور ایک زمانہ دراز تک جو تیرہ برس کی مدت تھی ان کی طرف سے یہی کارروائی رہی اور نہایت بے رحمی کی طرز سے خدا کے وفادار بندے اور نوع انسان کے فخر ان شریر درندوں کی تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے اور یتیم بچے اور عاجز اور مسکین عورتیں کوچوں اور گلیوں میں ذبح کئے گئے۔ اس پر بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے قطعی طور پر یہ تاکید تھی کہ شَر کا ہرگز مقابلہ نہ کرو۔ چنانچہ ان برگزیدہ راستبازوں نے ایسا ہی کیا۔ ان کے خونوں سے کوچے سرخ ہو گئے پر انہوں نے دم نہ مارا۔ وہ قربانیوں کی طرح ذبح کئے گئے پر انہوں نے آہ نہ کی۔ خدا کے پاک اور مقدس رسول کو جس پر زمین اور آسمان سے بے شمار سلام ہیں، بارہا پتھر مار مار کر خون سے آلودہ کیا گیا۔ مگر اس صدق اور استقامت کے پہاڑ نے ان تمام آزاروں کی دلی انشراح اور محبت سے برداشت کی اور ان صابرانہ اور عاجزانہ روشوں سے مخالفوں کی شوخی دن بدن بڑھتی گئی اور انہوں نے اس مقدس جماعت کو اپنا ایک شکار سمجھ لیا۔ تب اس خدا نے جو نہیں چاہتا کہ زمین پر ظلم اور بے رحمی حد سے گزر جائے اپنے مظلوم بندوں کو یاد کیا اور اس کا غضب شریروں پر بھڑکا اور اس نے اپنی پاک کلام قرآن شریف کے ذریعہ سے اپنے مظلوم بندوں کو اطلاع دی کہ جو کچھ تمہارے ساتھ ہو رہا ہے مَیں سب کچھ دیکھ رہا ہوں۔ مَیں تمہیں آج سے مقابلہ کی اجازت دیتا ہوں اور مَیں خدائے قادر ہوں، ظالموں کو بے سزا نہیں چھوڑوں گا۔ یہ حکم تھا جس کا دوسرے لفظوں میں جہاد نام رکھا گیا اور اس حکم کی اصل عبارت جو قرآن کریم میں اب تک موجود ہے یہ ہے اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْرُ نِ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ (الحج: 40-41) یعنی خدا نے ان مظلوم لوگوں کی جو قتل کئے جاتے ہیں اور ناحق اپنے وطن سے نکالے گئے فریاد سن لی اور ان کو مقابلہ کی اجازت دی گئی اور خدا قادر ہے جو مظلوم کی مدد کرے۔ (الجز 17 سورۃ الحج) مگر یہ حکم مختص الزمان والوقت تھا ہمیشہ کے لئے نہیں تھا

(اس زمانے کے لئے اور اس وقت کے لئے مختص تھا، خاص تھا) بلکہ اس زمانے کے متعلق تھا جبکہ اسلام میں داخل ہونے والے بکریوں اور بھیڑوں کی طرح ذبح کئے جاتے تھے"۔

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد۔ روحانی خزائن جلد 17صفحہ 5-6)

پس اللہ تعالیٰ جو سب طاقت والوں سے زیادہ طاقتور اور قوی ہے اس کا غضب مظلوم کے لئے بھڑکا اور جیسا کہ دنیا جانتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان مظلوموں کو جو مکّہ میں آگ پر لٹائے جاتے تھے، جن کی ننگی پیٹھوں پر کوڑے مارے جاتے تھے، جن کے جسموں کو چیرا جاتا تھا اسی قوی خدا کی مدد اور نصرت سے نہ صرف ظلم سے بچایا بلکہ قیصر و کسریٰ کی حکومت کے والی بنا دیئے گئے۔ پس یہ ہے قوی خدا کی شان۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنے قوی ہونے کا ذکر کئی آیات میں کیا ہے اور تقریباً ہر جگہ اللہ تعالیٰ اور انبیاء کے دشمنوں کے بدانجام کا ذکر فرمایا ہے یا بعض نصیحتیں فرمائی ہیں۔ دو مختلف آیتیں مَیں نے پڑھی ہیں۔ لیکن آئندہ کے لئے بھی اس میں خوشخبری دی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ آئندہ بھی غالب آئیں گے۔ جیسا کہ سورۃ مجادلہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ۔ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ (المجادلہ:22) کہ اللہ نے لکھ رکھا ہے کہ ضرور مَیں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور اور کامل غلبہ والا ہے۔

یہ تاریخی حقیقت ہے کہ حق ہمیشہ کامیاب ہوتا ہے۔ ہمیشہ تمام انبیاء کے مخالفین اپنے بدانجام کو پہنچے ہیں۔ جب تک مسلمان اسلام کی حقیقی تعلیم کے علمبردار رہے اور اس پر عمل کرنے والے بنے رہے کامیابیاں ان کے قدم چومتی رہیں۔ جب نہ دین باقی رہا نہ اسلام باقی رہا تو اپنی اپنی حکومتیں بچانے کی فکر میں سارے لگ گئے کہ کم از کم جو چھوٹی چھوٹی حکومتیں ہیں وہی بچ جائیں۔

آجکل مسلمانوں کی جو حالت ہے وہ ایسی تو نہیں جس کے متعلق کہا جا سکے کہ مسلمانوں کی بڑی شان و شوکت ہے۔ دوسرے لوگ ان کی اس شان کو دیکھ کر ان کی طرف رشک سے دیکھنے والے ہیں۔ یا اس شان و شوکت کی وجہ سے بعض ملک ان کی طرف حسد سے دیکھنے والے ہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ بعض ملکوں کی جو تیل کی دولت ہے اس پر غیروں کی نظر ہے اور وہ اس دولت کی طرف دیکھنے والے ہیں۔ بلکہ مسلمان جو ہیں دولتمند ترین ملک بھی اپنی بقا کے لئے غیر مسلموں کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ پس اس وقت بظاہر مسلمانوں کی نہ شان و شوکت ہے، نہ ہی ترقی کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ ہاں گراوٹ اور ذلت جو ہے وہ ہر اس شخص کو نظر آتی ہے جو اسلام کا درد رکھنے والا ہے تو کیا اللہ تعالیٰ کا غلبہ کا جو یہ وعدہ ہے یہ نعوذ باللہ غلط ہو رہا ہے یا اس غلبہ کے وعدے کی مدت گزر چکی ہے اور یہ ایک وقت تک کے لئے تھا۔ یا اللہ تعالیٰ کے قوی ہونے کی صفت میں کوئی کمی آ گئی ہے۔ یہ ساری باتیں غلط ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ بھی سچا ہے اور اسلام جو تا قیامت رہنے اور ترقی کرنے والا مذہب ہے اس کے بارہ میں جو پیشگوئی ہے وہ بھی سچی ہے اور اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کی طرح قوی ہونے کی صفت بھی ہمیشہ قائم رہنے والی ہے اور قائم رہے گی اور اسی غلبہ اور قوی ہونے کی صفت ثابت کرنے کے لئے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس زمانے کا امام بنا کر بھیجا ہے۔ جنہیں خود بھی انہی الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا تھا کہ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ۔ پس دین اسلام کی روشنی نے دوبارہ دنیا میں پھیلنا ہے اور یہ دین مضبوطی کے ساتھ دنیا میں قائم ہونا ہے۔ اپنے قوی ہونے کے بارے میں بھی اور اس حوالے سے کہ آپ کی تائید اور نصرت بھی اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس بارے میں بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کئی مرتبہ الہام کے ذریعہ سے اطلاع دی۔ ایک جگہ حضرت مسیح موعودؑ کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قُوَّةُ الرَّحْمٰنِ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ الصَّمَدِ۔ (تذکرہ۔صفحہ 82۔ ایڈیشن چہارم مبطوعہ ربوہ) کہ یہ خدا کی قوت ہے کہ جو اپنے بندے کے لئے وہ غنی مطلق ظاہر کرے گا۔

پھر فرمایا: "اِنَّهٗ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ۔ وہ قوی اور غالب ہے۔

(تذکرۃالشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20صفحہ 5-6)

پھر ایک جگہ فرماتا ہے اِنَّ رَبِّيْ قَوِيٌّ قَدِيْرٌ اِنَّهٗ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ۔ میرا رب زبردست قدرت والا ہے۔ اور وہ قوی اور غالب ہے۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22صفحہ107)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے کہ "مَیں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ اَلْفِتْنَةُ هٰهُنَا فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُوْلُوا الْعَزْمِ۔ اس جگہ ایک فتنہ ہے سو اولوالعزم نبیوں کی طرح صبر کر۔ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا۔ جب خدا مشکلات کے پہاڑ پر تجلی کرے گا تو انہیں پاش پاش کر دے گا۔ قُوَّةُ الرَّحْمٰنِ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ الصَّمَدِ۔ یہ خدا کی قوت ہے کہ جو اپنے بندے کے لئے وہ غنی مطلق ظاہر کرے گا۔ مَقَامٌ لَا تَتَرَقَّى الْعَبْدُ فِيْهِ بِسَعْيِ الْاَعْمَالِ۔ یعنی عَبْدُ اللّٰه الصَّمَدْ ہونا ایک مقام ہے کہ جو بطریق موہبت خاص عطا ہوتا ہے۔ کوششوں سے حاصل نہیں ہو سکتا"۔ (براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد اول صفحہ 665۔ حاشیہ در حاشیہ نمبر 4)

اللہ تعالیٰ کا بندہ بننا یا بے نیاز ہونا یہ ایک ایسا مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کی ایک خاص عطا ہے اور خاص عطا اسی وقت ہوتی ہے جب بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھتا ہے لیکن پھر بھی عطا اللہ تعالیٰ کی عطا ہی ہے۔ انعام جو ہے اللہ تعالیٰ کا انعام ہی ہے۔ کسی کوشش سے عطا نہیں ہوتا لیکن بہرحال اس سے اللہ تعالیٰ سے بندے کا ایک تعلق ظاہر ہوتا ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے عطا فرماتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "مجھے اللہ جلّشانہ نے یہ خوشخبری بھی دی ہے۔ وہ بعض امراء اور ملوک کو بھی ہمارے گروہ میں داخل کرے گا اور مجھے اس نے فرمایا کہ مَیں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"۔

(برکات الدعا۔ روحانی خزائن جلد 6صفحہ 35)

فرمایا کہ: "یہ برکت ڈھونڈنے والے بیعت میں داخل ہوں گے اور ان کے بیعت میں داخل ہونے سے گویا سلطنت بھی اس قوم کی ہوگی۔ (یعنی جب بادشاہ داخل ہوں گے تو قومیں بھی داخل ہوں گی) پھر مجھے کشفی رنگ میں وہ بادشاہ دکھائے گئے۔ وہ گھوڑوں پر سوار تھے اور چھ سات سے کم نہ تھے۔

(تذکرہ صفحہ 8۔ایڈیشن چہارم۔ مطبوعہ ربوہ)

پس یہ کوئی خوش فہمیاں نہیں ہیں۔ بلکہ یہ اس خدا کا وعدہ ہے جو قوی ہے۔ جو سب طاقتوں والا ہے اور ہمیشہ اپنے انبیاء سے کئے گئے وعدے پورے کرتا آیا ہے اور آج تک بے انتہا وعدے ہم پورے ہوتے دیکھ بھی رہے ہیں۔ دیکھ چکے ہیں۔ ہماری مظلومیت کی حالت کو دیکھ کر جو بعض ملکوں اور خاص طور پر اسلامی ملکوں میں ہے یا ہمارے اپنے ملک پاکستان میں بھی ہے، دنیا یہ سمجھے گی کہ یہ کسی دیوانے کی بڑ ہے یہ لوگ باتیں کرتے ہیں۔ لیکن ہمیشہ دنیا نے یہی سمجھا ہے اور خدا تعالیٰ کی تقدیر ہمیشہ ہی غالب آئی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ (المجادلہ:22) اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجّت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے"۔ (غلبہ کا مطلب یہ ہے کہ حجت زمین پر پوری ہو جائے کہ کوئی آگے دلیل نہ قائم کر سکے اور پیغام پہنچ جائے)۔ "اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے"۔ (یعنی جو سچائی انبیاء لے کر آتے ہیں ان کا جو بیج ہے وہ انبیاء کے ذریعہ سے پھیلا دیتا ہے۔) "لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں"۔ (الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20صفحہ 304)

یہ الوصیت میں حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے۔ پس اس دوسری قدرت میں کتنی جلدی ہم نے اس غلبہ کا مشاہدہ کرنا ہے اس کا انحصار ہمارے اللہ تعالیٰ سے تعلق اس سے محبت اس کے رسول ﷺ سے محبت اور اس کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی سے ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ:

"مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ خدا تعالیٰ کبھی کسی صادق سے بے وفائی نہیں کرتا۔ ساری دنیا بھی اگر اس کی دشمن ہو اور اس سے عداوت کرے تو اس کو کوئی گزند نہیں پہنچا سکتی" (اس کی دشمن ہو اور اس سے عداوت کرے تو اس کو کوئی گزند نہیں پہنچا سکتی۔) "خدا بڑی طاقت اور قدرت والا ہے اور انسان ایمان کی قوت کے ساتھ اس کی حفاظت کے نیچے آتا ہے اور اس کی قدرتوں اور طاقتوں کے عجائبات دیکھتا ہے پھر اس پر کوئی ذلت نہ آوے گی۔ یاد رکھو خدا تعالیٰ زبردست پر بھی زبردست ہے بلکہ اپنے امر پر بھی غالب ہے۔ سچے دل سے نمازیں پڑھو اور دعاؤں میں لگے رہو اور اپنے سب رشتہ داروں اور عزیزوں کو یہی تعلیم دو۔ پورے طور پر خدا کی طرف ہو کر کوئی نقصان نہیں اٹھاتا۔ (خدا کی طرف ہو جاؤ۔ کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔) نقصان کی اصل جڑ گناہ ہے"۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 64)

اللہ کرے کہ ہم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے کامل وفاداروں میں رہیں۔ ہر گناہ سے بچنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی محبت کی آگ ہر احمدی اپنے دل میں اس شدت سے بھڑکائے کہ تمام آلودگیاں جل کر خاک ہو جائیں، راکھ ہو جائیں اور پھر ہم دنیا کو وہ نظارہ دکھائیں جس کے دکھانے کے لئے ہی ہمارے دل میں تمنا اور آرزو ہے۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

وقف عارضی کی بابرکت تحریک
اس کی اھمیت و افادیت

(مولانا محمد عمر صاحب۔ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد برائے تعلیم القرآن ووقف عارضی)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۶۴ء میں احباب جماعت احمدیہ کی تعلیم و تربیت کو مدنظر رکھتے ہوئے وقف عارضی کی بابرکت تحریک کا اجراء فرمایا۔شروع شروع میں احباب اس مبارک تحریک میں جوش وخروش کے ساتھ حصہ لیتے رہے۔لیکن مرور ایام کے ساتھ ساتھ اس میں غفلت اور سستی پیدا ہوتی رہی۔ اس وجہ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس تحریک میں جان ڈال دی اور فرمایا:

’’دنیا میں ہر احمدی اپنے لئے فرض کرے کہ اس نے سال میں کم ازکم ایک یا دو دفعہ، ایک یا دو ہفتہ تک اس کام کیلئے وقف کرنا ہے، یہ میں ایک یا دو دفعہ کم ازکم اسلئے کہہ رہا ہوں کہ جب ایک رابطہ ہوتا ہے تو دوبارہ اس کا رابطہ ہونا چاہئے ۔ پھر نئے میدان بھی ۔ جاتے ہیں۔ اس لئے اس بارے میں پوری سنجیدگی کے ساتھ تمام طاقتوں کو استعمال کرتے ہوئے اپنے آپ کو، ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ جون ۲۰۰۴ء)

وقف عارضی کی اس الٰہی تحریک کی بنیاد خود خدا تعالیٰ نے رکھی تھی جیسا کہ فرمایا:

ولتكن منكم امة يدعون الى الخير و يأمرون بالمعروف وينهون عن المنكر واولئک هم المفلحون

یعنی چاہئے کہ تم میں سے ایک جماعت ہو وہ بھلائی کی طرف بلاتے رہیں اور اچھی باتوں کی تعلیم دیں اور بُری باتوں سے روکیں اور یہی ہیں وہ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

(سورہ آل عمران آیت ۱۰۵)

اس آیت کریمہ میں بتایا گیا ہے کہ اُمت مسلمہ میں ہمیشہ ایک گروہ ایسا موجود ہونا چاہئے جو لوگوں کی بھلائی اور نیک کاموں کا حکم دیتا رہے اور انہیں برائیوں سے روکتا رہے۔ اور ان لوگوں کیلئے خدا کی طرف سے یہ بشارت ہے کہ یہی لوگ کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس ضمن میں فرماتے ہیں:۔

’’چاہئے کہ ایسے آدمی منتخب ہوں جو تلخ زندگی کو گوارہ کرنے کیلئے تیار ہوں اور اُن کو باہر متفرق جگہوں میں بھیجا جاوے بشرطیکہ اُن کی اخلاقی حالت اچھی ہو اور تقویٰ اور طہارت میں نمونہ بننے کے لائق ہوں۔ مستقل، راست قدم اور بُردبار ہوں اور ساتھ ہی قانع بھی ہوں اور ہماری باتوں کو فصاحت سے بیان کرسکتے ہوں۔ مسائل سے واقف اور متقی ہوں کیونکہ متقی میں ایک قوت جذب ہوتی ہے ۔ وہ آپ جاذبِ ہوتا ہے وہ اکیلا رہتا ہی نہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد نمبر ۹ صفحہ ۴۱۵۔۴۱۶)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے احباب جماعت کی، خاص کر نئی نسل کی دینی تعلیم و تربیت کے پیش نظر وقف عارضی کی تحریک جاری فرمائی تھی۔ خدا کے فضل و کرم سے سینکڑوں احباب جماعت اِس مبارک تحریک میں حصہ لیکر جماعت کی خاص کر نئی نسل کی دینی تعلیم و تربیت کا مقدس فریضہ سرانجام دینے کی سعادت حاصل کرتے رہے تھے۔

تحریک وقف عارضی کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے جو ارشادات فرمائے تھے اس بارے میں نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ کی طرف سے شائع شدہ ایک کتابچہ کی روشنی میں چند اقتباسات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

وقف عارضی کا مقصد قرآن کریم سکھانا ھے

’’وقف عارضی کی جو تحریک ہے اس کا بڑا مقصد بھی یہ تھا اور ہے کہ دوست رضا کارانہ طور پر اپنے خرچ پر مختلف جماعتوں میں جائیں اور وہاں قرآن کریم سیکھنے سکھانے کی کلاسز کو منظّم کریں۔ اور منظّم طریق پر وہاں کی جماعت کی ایسی رنگ میں تربیت ہو جائے کہ وہ قرآن کریم کا جوا بشاشت سے اپنی گردن پر رکھدیں اور دنیا کیلئے ایک نمونہ بن جائیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ بحوالہ الفضل ۱۲ مئی ۱۹۶۹ء)

وقف عارضی اصلاح نفس کا ذریعہ ھے۔

’’تحریک وقف عارضی کا دوسرا بڑا افائدہ یہ ہے کہ جو لوگ وقف عارضی پر جاتے ہیں، ان کو اپنے نفس کا بعض پہلوؤں سے محاسبہ کرنا پڑتا ہے۔ جانے سے قبل انہیں اپنی بعض کمزوریوں کی طرف توجہ ہو جاتی ہے۔ اور دعاؤں کی طرف ان کی توجہ مائل ہو جاتی ہے یعنی وقف عارضی پر جانے کی جو تیاری ہے اُس کا بڑا حصہ یہ ہے کہ وہ دعاؤں کی طرف متوجہ ہوتے اور اپنی دینی معلومات میں اضافہ کرتے یا اُنہیں تازہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ جانے سے پہلے کتب کا زیادہ مطالعہ کرتے ہیں اور کچھ کتب اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ وہ سوچتے ہیں اور اپنی عقلوں اور کمزوریوں پر نگاہ رکھتے ہیں اور انہیں دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اُن کے اندر یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ دوسری جگہ جائیں تو لوگوں کیلئے نیک نمونہ نہیں، اُن کیلئے ٹھوکر کا باعث نہ بنیں چنانچہ وقف عارضی کے وفود نے دعاؤں کی برکات سے بہت فائدہ اُٹھایا ہے۔‘‘

(روزنامہ الفضل ۱۲ فروری ۱۹۷۷ء)

باھمی جھگڑوں کو نپٹانا

’’اچھا احمدی ہونے کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اچھا شہری بھی ہو۔ لیکن بہت سے دوست چھوٹی چھوٹی باتوں پر آپس میں جھگڑتے لڑتے رہتے ہیں اور یہ بات ایک احمدی ہونے کی صورت میں بھی مناسب نہیں اور جب یہ جھگڑے اور لڑائیاں لمبی ہو جاتی ہیں تو جماعت میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ پس جن دوستوں کو اللہ تعالیٰ دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ میری اس تحریک پر وقف کرنے کی توفیق دے، انہیں ان باتوں کی طرف بھی توجہ دینی ہوگی اور جماعت کے دوستوں کے باہمی جھگڑوں کو نپٹانے کی ہر ممکن کوشش کرنا ہوگا۔‘‘

(خطبہ جمعہ الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۶۶)

طالب علم اور وقف عارضی

’’میں طالب علموں سے خاص طور پر کہتا ہوں کہ چونکہ گرمیوں کی چھٹیاں آرہی ہیں وہ ضرور وقف عارضی پر جائیں اُن کا علم بڑھے گا جہاں وہ جائیں گے وہاں کے لوگوں کے لئے انہیں نمونہ بننے کی کوشش کرنی پڑے گی اور اگر نوجوان ان کیلئے نمونہ بنیں گے تو اُن پر بڑا اثر ہوگا کہ چھوٹی چھوٹی عمروں والے اس قسم کا کام کررہے ہیں۔‘‘

(روزنامہ الفضل ۱۱ رفروری ۱۹۷۷ء)

اصلاح و ارشاد ھر احمدی کا فرض ھے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:

وقف عارضی کی ضرورت بہت ہے۔ بات یہ ہے کہ جماعت کا ایک حصہ بھول گیا ہے کہ افراد جماعت خود مربی سلسلہ ہیں اور مربیوں کی تعداد میں جو تھوڑا سا اضافہ ہوا ہے وہ کافی نہیں۔ جماعت سمجھتی ہے کہ اصلاح وارشاد کا کام مربیوں کا ہے۔ حالانکہ ہر احمدی کو بڑی توجہ کے ساتھ اصلاح وارشاد کا کام کرنا چاہئے۔ یہ توجہ پیدا کرنے کیلئے اور جماعت میں اصلاح وارشاد کا شوق پیدا کرنے کیلئے میں نے عارضی وقف کی سکیم جاری کی ہے۔ اس میں روحانی فوائد بھی ہیں اور جسمانی فوائد بھی ہیں۔‘‘

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۶۶)

۱۹۹۰ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے احباب جماعت، خاص کر نومبائعین کی تعلیم و تربیت کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے تنبیہہ فرمائی کہ اس سلسلہ میں ہم غافل رہیں اور ہر وقت اپنی ذمہ داریوں کو ادا نہ کریں تو جماعت اور نومبائعین کیلئے خطرہ ہے بلکہ آئندہ بنی نوع انسان کیلئے بھی خطرات درپیش ہوسکتے ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المؤمنینؒ نے سورہ توبہ کی آیت ۱۲۲ وما كان المؤمنون لينفروا كافة فلو لا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين ’’یعنی مؤمنوں کے لئے ممکن نہیں کہ وہ تمام کے تمام اکٹھے نکل کھڑے ہوں۔ پس ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ ان کے ہر فرقہ میں سے ایک گروہ نکل کھڑا ہوتا کہ وہ دین کا فہم حاصل کریں‘‘۔

آپؒ نے اس کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سے ملتا جلتا اور کئی پہلوؤں سے ذرا مختلف نظام، جماعت احمدیہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے جاری فرمایا تھا جس کا نام وقف عارضی ہے۔ حضورؒ نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ کچھ عرصہ سے جماعت احمدیہ اس پروگرام سے آنکھیں بند کئے رہی ہے ...... ہندوستان میں آج کل خدا کے فضل سے کثرت سے تبلیغ ہو رہی ہے اور جوق در جوق بعض جگہ لوگ حقیقی اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ وہ وقف عارضی کے نظام کے علاوہ اپنے دائرے میں مختصر ان سب جگہوں میں وقف عارضی کے نظام کو دوبارہ زندہ کرنا بیحد ضروری ہے۔ جن ذیلی تنظیموں کے سپرد بھی میں نے یہ کام کیا ہے کہ وہ قرآن کریم کی تعلیم دیں، وہ وقف عارضی کے نظام کے علاوہ اپنے دائرے میں مختصر ایسی کلاسیز کا انتظام کرسکتے ہیں۔ ایسے تربیتی انتظامات جاری کرسکتے ہیں جن کے نتیجہ میں جن لوگوں کو اُنہوں نے قرآن کریم سکھایا ہے اُن میں کچھ لوگ پہلے چن لئے جائیں۔ اور جہاں جہاں ممکن ہے وہاں مختصر پیمانے پر تفقه فى الدين سکھانے کا انتظام کرا دینا چاہئے‘‘۔

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: خدام اور انصار اور لجنات قرآن کریم سکھانے اور نمازیں سکھانے کے اپنے پروگرام میں اس مضمون کو پیش نظر رکھیں اور وہ بھی ایک تربیتی اور تعلیمی نظام جاری کریں جو سارا سال کام کرتا رہے۔ اس طریق پر ہم کام کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ جس کثرت کے ساتھ دنیا میں اسلام پھیلے گا اسی رفتار کے ساتھ ساتھ اسلام کا روحانی نظام مستحکم ہوتا چلا جائے گا۔ اور جو شخص بھی اسلام میں داخل ہوگا وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے کامل طور پر ایک ایسے نظام کا حصہ بن جائے گا جو اس کو سنبھالنے والا ہوگا اور نئے آنے والوں کو سنبھالنے والا ہوگا۔ یہ نہیں ہوگا کہ کچھ لوگ داخل ہوگئے رپورٹوں میں ذکر آگیا۔ نعرۂ تکبیر بلند ہوگئے۔ پھر دو سال چار سال کے بعد نظر ڈال کر دیکھیں تو پتہ چلا کہ وہ سارے علاقے آہستہ آہستہ عدم تربیت کا شکار ہو کر واپس اپنے اپنے مقام پر چلے گئے ہیں۔ یہ وہ خطرات ہیں جن کے پیش نظر قرآن کریم نے حیرت انگیز طور پر ایسی خوبصورت نصیحت ہمارے سامنے رکھی ہے کہ جس کے اندر ہماری ساری تربیتی ضرورتیں پوری ہوتی دکھائی دیتی ہیں۔ پس میں اُمید رکھتا ہوں کہ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ان نصیحتوں پر عمل کرے گی اور بڑی تیزی کے ساتھ آگے بڑھنے کے ساتھ ساتھ استحکام کا پروگرام بھی جاری ہو جائے گا۔‘‘

(تلخیص از خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱ مئی ۱۹۹۰ء)

اللہ تعالیٰ حضور انور کی اس نصائح پر ہمیں کاربند ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور حضورؒ کی اُمیدوں کے مطابق واقفین عارضی کو دینی تعلیم و تربیت سے آراستہ ہو کر بہترین خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے واقفین عارضی کیلئے جو ہدایات فرمائی ہیں احباب جماعت کی رہنمائی کیلئے ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

۱۔آپ نے جو ایام (دو ہفتہ سے لیکر چھ ہفتہ تک) وقف کئے ہیں، انہیں خاص طور پر دعاؤں اور ذکر الٰہی میں صرف کریں۔

۲۔جس جماعت یا مقام پر آپ کو بھیجا جائے وہاں کی احمدی جماعت کی تربیت آپ کی اولین ذمہ داری ہے۔نماز باجماعت کی زیادہ پابندی ہو۔ہر فرد کا کم ازکم ناظرہ قرآن مجید پڑھنا لازمی ہے۔ترجمہ اور تفسیر کی طرف بھی توجہ دلائی جائے۔بچوں ،جوانوں اور بوڑھوں نیز مستورات میں بھی قرآن مجید پڑھنے کی خاص رَو جاری کردی جائے۔

۳۔ احباب جماعت کو جماعتی کاموں کے کرنے بالخصوص سلسلہ کے مقررہ چندوں کی بروقت ادائیگی کی تلقین کریں۔

۴۔اگر کسی جگہ دو احمدی بھائیوں میں کوئی شکر رنجی ،ناراضگی ہو تو آپ محبت سے اُسے دور فرمائیں لیکن مقامی جھگڑوں میں (اگر کہیں ہوں) آپ ہرگز نہ اُلجھیں۔

۵۔تبلیغ کی طرف توجہ دیں۔

٦۔عام بیداری اور جماعتی کاموں میں دلچسپی پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

۷۔اپنا کھانا خود تیار کریں یا مجبوری کی صورت میں اُجرت ادا کر کے کسی سے تیار کرواسکتے ہیں۔

۸۔ زیادہ سے زیادہ احباب جماعت کو اس بابرکت تحریک وقف عارضی سے آگاہ فرما کر انہیں اس میں شمولیت کی دعوت دیں اور ہر خواہشمند دوست کی درخواست علیحدہ کاغذ پر حضور کی خدمت میں ارسال کریں۔جس میں اُن کے نام اور مکمل پتہ کے علاوہ مندرجہ ذیل کوائف ترتیب وار درج ہوں۔

☆......کتنے ہفتے وقف کریں گے۔

☆......اپنی جائے رہائش سے کتنے فاصلہ تک اپنے خرچ پر سفر کر کے جاسکتے ہیں۔

☆......عمر اور تعلیم کتنی ہے۔

☆......قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ کس قدر جانتے ہیں۔

☆......حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتنی کتب مطالعہ کی ہیں۔

☆......کیا تبلیغ اور تربیت کا کوئی تجربہ ہے۔

☆......کیا جماعت یا کسی ذیلی تنظیم انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے عہدہ دار ہیں یا رہ چکے ہیں؟

۹۔جس جماعت میں جائیں وہاں اس امر کا جائزہ لیں۔(ا) وہاں مجلس موصیان قائم ہے (ب) کیا ہر موصی اپنی کم سے کم ذمہ داری کو پورا کر رہا ہے۔جو یہ ہے کہ وہ سال میں کم ازکم دو دوستوں کو قرآن کریم پڑھائے ۔(ج) کیا جماعت کے پاس ایسا رجسٹر موجود ہے جس میں وقف عارضی کے وفود اپنی رپورٹ درج کرتے ہیں۔اگر نہ ہو تو آپ صدر یا امیر کو تحریک کریں۔(د) اپنے کام کی مفصل ہفتہ وار رپورٹ دفتر ہذا کی معرفت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجواتے رہیں۔

قرآن مجید کا مراسلاتی کورس

نظارت تعلیم القرآن و وقف عارضی قادیان

بھارت کی طرف سے مارچ ۲۰۰۸ء سے قرآن مجید کا مراسلاتی کورس شروع کیا گیا ہے۔سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ مارچ ۲۰۰۸ء میں قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔

اس کے مطابق نظارت تعلیم القرآن و وقف عارضی قادیان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے ترجمۃ القرآن کا مراسلاتی کورس شروع کیا ہے۔اس کورس کی خوبی یہ ہے کہ ترجمہ میں حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ کے تحت اللفظ تراجم کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔تحت اللفظ ترجمہ کے بعد بامحاورہ ترجمہ درج کیا جاتا ہے۔اس کے بعد مشکل الفاظ کے معنے دئے جاتے ہیں ۔بعض آیات کی مختصر تشریح بھی دی جاتی ہے۔

نظارت تعلیم القرآن نے یہ مراسلاتی کورس ماہ مارچ ۲۰۰۸ء میں شروع کیا۔اب تک ہندوستان کی مختلف جماعتوں سے اس کورس میں ۸۸۰ کے لگ بھگ احباب و مستورات نے حصہ لیا ہے۔اب تک بفضلہٖ تعالیٰ سورۃ النساء تک کا ترجمہ مکمل ہو چکا ہے۔سورۃ فاتحہ سے لیکر سورۃ آل عمران تک کا امتحان لیا گیا جس میں ۸۵۰ کے قریب احباب و مستورات نے حصہ لیکر کامیابی حاصل کی ہے۔فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کورس میں سینکڑوں احباب و مستورات بڑے ذوق وشوق سے حصہ لے رہی ہے ۔سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴ر ستمبر ۲۰۰٦ء میں فرماتے ہیں:۔

’’ پس بچوں کو بھی قرآن پڑھنے کی عادت ڈالیں اور خود بھی پڑھیں۔ ہر گھر سے تلاوت کی آواز آنی چاہئے۔ پھر ترجمہ پڑھنے کی کوشش بھی کریں اور سب ذیلی تنظیموں کو اس سلسلہ میں کوشش کرنی چاہئے ،خاص طور پر انصار اللہ کو۔ کیونکہ میرے خیال میں خلافت ثالثہ کے دور میں ان کے ذمہ یہ کام لگایا گیا تھا۔اسی لئے اُن کے ہاں ایک قیادت بھی اس کیلئے ہے جو تعلیم القرآن کہلاتی ہے ۔اگر انصار پوری توجہ دیں تو ہر گھر میں باقاعدہ قرآن کریم پڑھنے اور اس کو سمجھنے کی کلاسیں لگ سکتی ہیں‘‘۔

تاحال احباب جماعت اور خاص کر اُن پرانی جماعتوں کے احباب کی جن کے آباء واجداد کو اللہ تعالیٰ نے اولین میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی تھی ۔اس الٰہی اور خصوصی تحریک وقف عارضی کی طرف توجہ کم ہے۔پس دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے آباء واجداد کی قربانیوں کو یاد رکھنے اور ان کو آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

پس آخر میں احباب کرام کی خدمت میں مودبانہ گزارش ہے کہ ان دونوں بابرکت تحریک میں بھرپور حصہ لیکر خدا تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔آمین۔

☆☆☆

☆☆☆☆☆☆

نئے مالی سال 2010-2011 کے تشخیص بجٹ کے تعلق سے

عہدیداران جماعت کی ذمہ داری

صدر انجمن احمدیہ کا رواں مالی سال 10-2009ء 31 مارچ 2010 کو ختم ہو رہا ہے۔جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی بعض جماعتیں اللہ کے فضل سے بجٹ کے بالمقابل تدریج کے مطابق لازمی چندہ جات (حصہ آمد، چندہ عام۔جلسہ سالانہ) ادائیگی کر رہی ہیں لیکن بعض جماعتوں کے افراد کے ذمہ بجٹ کے بالمقابل گزشتہ سال و سال رواں 10-09 کا بقایا قابل وصول ہے۔اسلئے جملہ جماعتوں کے عہدیداران 1 کو اس طرف فوری توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔

۲۔ سارے ہندوستان میں محترم ناظر صاحب اعلیٰ کی ہدایت کے مطابق عہدیداران جماعت کے آئندہ سہ سالہ 2010ء تا 2013ء انتخاب ماہ مارچ 2010ء کے بعد میں شروع ہونگے۔اس لئے قواعد انتخاب کے مطابق جو افراد جماعت لازمی چندہ جات کے بقایا دار ہوں گے انہیں انتخاب میں شامل ہونے اور ووٹر بننے کا حق نہ ہوگا۔اسلئے قبل از وقت جملہ عہدیداران و افراد جماعت کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ مقامی سیکریٹری صاحب مال سے اپنے اپنے لازمی چندہ جات کا جائزہ لیکر مارچ 2010ء تک مکمل ادائیگی کر دیں۔

۳۔نیز آئندہ سال 2010-2011ء کا بجٹ بھی تشخیص کرنے کے لئے انفرادی تشخص فارم و بجٹ فارم بھجوائے جارہے ہیں۔سیدنا حضور انور کے ارشاد کے مطابق اپنی اصل آمد پر باشرح بجٹ لکھوا کر اللہ تعالیٰ کے افضال و انعامات کو حاصل کریں۔جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے اخراجات کیلئے بہت بڑی رقم سیدنا حضور انور ازراہ شفقت بطور گرانٹ عنایت فرماتے ہیں۔نیز حضور انور کا منشاء مبارک یہ ہے کہ ملک کے حالات دن بدن بدلتے جارہے ہیں اس لئے ہمیں اب اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی ضرورت ہے۔

اللہ کے فضل سے جماعت کا ایک طبقہ نمایاں طور پر مالی قربانی میں حصہ لے رہا ہے۔اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں غیر معمولی برکت عطا کرے۔آمین لیکن اس کے باوجود ایک طبقہ ایسا بھی ہے جسمیں ابھی کمزوری باقی ہے۔وہ اپنی صحیح آمد کے مطابق باشرح لازمی چندہ ادا نہیں کر رہے ہیں۔ایسے افراد کو باشرح چندہ دینے کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعودؑ و خلفاء کرام کے ارشادات کی روشنی میں باشرح بجٹ لکھوانے کی تحریک کریں۔مجلس عاملہ کی میٹنگ میں بھی اس تعلق سے زیر غور لایا جائے۔

جماعت کے ہر کمانے والے فرد کو بجٹ میں شامل کریں۔اسیطرح جماعت کی ذمہ داری ہے کہ سیدنا حضور انور کے ارشاد کے مطابق خواتین و تعلیم یافتہ بچوں کو بھی حسب توفیق برکت کے لئے لازمی چندہ کے بجٹ میں شامل کر کے چندہ دہندگان کی تعداد میں اضافہ کریں۔

نیز نئی جماعتوں کے نئے آنے والے احمدیوں کو لازمی چندہ جات کے بجٹ میں ضرور شامل کیا جائے تاکہ انہیں مالی قربانی کی اہمیت اور اسکی برکات کا علم ہو۔اللہ تعالیٰ آپ سب کو اسکی توفیق دے۔آمین۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

اکیسویں مجلس شوریٰ بھارت کے متعلق

جملہ امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں ضروری گزارش

جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی 21 ویں مجلس مشاورت سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے انشاء اللہ 20,21 فروری 2010ء بروز ہفتہ اتوار کو منعقد ہوگی۔امراء کرام و صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ وہ مجلس مشاورت کی اہمیت کے پیش نظر اس میں ضرور شرکت کریں اور:-

(1) اس مجلس شوریٰ میں شرکت کرنے والے نمائندگان کے نام 20 جنوری 2010ء تک سیکریٹری مجلس شوریٰ کو بھجوا دیں۔اگر تو وہی نمائندگان آرہے ہوں جو دسمبر 09ء والی شوریٰ کے لئے منتخب کئے گئے تھے تو پھر نئے انتخاب کی ضرورت نہیں۔بصورت دیگر انتخاب کروانا ہوگا۔نمائندگان شوریٰ کا انتخاب جماعتوں کے اجلاس عام میں اور حسب قواعد ہو۔محض امیر / صدر کی نامزدگی پر کسی کو نمائندہ بنایا جانا درست نہیں ۔(2) جماعتیں اگر کوئی تجویز مجلس شوریٰ میں غور کرنے کے لئے بھجوانا چاہیں تو باقاعدہ مجلس عاملہ اور جماعت میں پیش کرنے کے بعد تجاویز بذریعہ فیکس بھجوائی جائیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد و سیکریٹری مجلس مشاورت بھارت قادیان)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز | الیس اللہ بکاف عبدہ | کاشف جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

فون 047-6213649

گولبازار ربوہ

047-6215747

اذکروا موتکم بالخیر :

ڈاکٹر شاہ محمد شمیم احمد کا ذکر خیر

(ڈاکٹر طلعت جہاں، بھاگلپور)

مورخہ ۱۰ فروری ۲۰۰۹ء کے دن میرے پیارے چچا جان ہم سب سے جدا ہو گئے۔ نو بجے شب کھانے کے بعد پانی پلایا گیا۔ پانی رستے وقت سانس کی نلی میں تکلیف ہوگئی اور یہ تکلیف بتدریج بڑھتی گئی۔ ڈاکٹر کو بلایا گیا اور مشینوں کے ذریعہ نلی کو صاف کرنے کی بے حد کوشش کی لیکن تکلیف میں کوئی کمی نہیں ہوئی بلکہ حالت بگڑتی چلی گئی۔ آخر خدا کی تقدیر غالب آئی اور تقریباً ڈھائی گھنٹے بعد ساڑھے گیارہ بجے روح قفس عنصری سے پرواز کر کے مالکِ حقیقی سے جاملی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

چچا جان ۸ دسمبر ۱۹۲۴ء کو بہار کے ایک چھوٹے سے گاؤں اورین میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ کے والد ڈاکٹر شاہ رشید الدین مرحوم جہان آباد کے ایک گاؤں ارول کے تھے۔ دادا جان شاہ رشید الدین کے آباؤ اجداد نشاپور...... کے تھے۔ جو وہاں سے پہلے کنطور ضلع بارہ بنکی (یو پی) اور پھر تبلیغ اسلام کی غرض سے لگ بھگ آٹھ سو سال قبل آ کر ارول میں بس گئے۔ بعد میں ان کے ایک بھائی اور آئے۔ ان دونوں بزرگوں کی قبریں آج بھی (بہار) ارول میں موجود ہیں۔ اپنے وقت کے ولی اللہ مخدومؒ کے خاندان سے دادا جان کا تعلق ہے۔ اور اسی نسبت سے آگے چل کر ''شاہ'' ناموں کے ساتھ لگنے لگا۔ اس دور کی حکومت مغلیہ نے آپ کو تبلیغ اسلام کیلئے جاگریں عطا کی تھیں۔ جس کا کچھ حصہ آج تک خاندان میں چلا آتا ہے۔ آپ (حضرت مخدومؒ) کے بعد گدی نشینی کا دور شروع ہوا۔ اور پھر جب پیر پرستی کا دور شروع ہوا تو قبر پرستی کی بدعت بھی شروع ہوگئی۔ ارول میں ابھی بھی یہ بدعت جاری ہے۔

گدی نشینی اور درگاہی ماحول ہونے کے باوجود محترمہ دادی اماں سیدہ میمونہ خاتون صاحبہ جو صحابی کی بیٹی اور خود بھی صحابیہ تھیں کی وجہ سے ناموافق ماحول ہونے کے باوجود نہ صرف احمدیت قائم رہی بلکہ محبت اور قربت میں دن بدن اضافہ ہوتا چلا گیا۔ دادی اماں کا پورا خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطالعہ کتب اور پھر مبشر خوابوں کے تحت بیسویں صدی کی ابتدا ہی میں احمدیت قبول کر چکا تھا۔ دادی اماں کے ابا تین بھائی سید ارادت حسین، سید وجاہت حسین اور سید وزارت حسین تھے۔ آپ لوگوں کی والدہ سورج گڈھا کے ایک نیک صالح خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔ خود آپ بھی ایک بزرگ پابند نماز روزہ، خدا ترس خاتون تھیں۔ آپ نے ایک مبشر خواب دیکھی تھی اور اسی کے تحت آپ کے خاندان میں سچائی کو جاننے کی تڑپ پیدا ہوئی۔ آپ نے دیکھا کہ آسماں سے ایک ہاتھ نکلا جو پٹرومیکس کی طرح تیز چمکتی ہوئی روشنی سے پچھّم کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ ایک خواب اور دیکھا کہ آسمان سے چاند کا ایک ٹکڑا ٹوٹ کر زمین پر گر گیا ہے۔ ان دونوں خوابوں سے مسیح موعودؑ نبی اللہ کے آنے کی تعبیر نکلتی تھی جس کا انتظار پیشگوئیوں اور حالات زمانہ کے مطابق مسلمانوں کے اندر بڑی بے چینی سے کیا جارہا تھا۔ آخر کار سب سے چھوٹے بھائی سید وزارت حسین کو حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ کی خبر اور مقام کا علم کتابوں کے ذریعہ ہونے پر اس کی تصدیق کا ایک جوش آپ کے دل میں پیدا ہوا۔ آپ اس وقت بہت کم عمر (۱۸ سال) تھے۔ اس لئے گھر والے اتنی دور سفر اختیار کرنے کے حق میں نہیں تھے۔ لیکن آپ کے دل میں صداقت جاننے کی اتنی بے چینی تھی کہ آپ نے خاموشی سے سفر اختیار کر ہی لیا اور قادیان پہنچ گئے۔ راستے میں کافی دقتوں کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ لیکن طالبِ حق نے منزل پر پہنچ کر دیدار مسیح کر ہی لیا۔ بیعت کی، کچھ دن قیام کیا۔ واپس آئے اور پھر اپنے سارے افرادِ خاندان کے ساتھ ۱۹۰۳ء میں دوبارہ قادیان تشریف لے گئے۔ بڑے بھائی سید ارادت حسین صاحب اپنی بیوی بچوں کے ساتھ تھے۔ ان کی دو بیٹیاں محترمہ سیدہ میمونہ خاتون صاحبہ (دادی اماں) چھوٹی بہن محترمہ صالحہ خاتون صاحبہ قادیان مرحومہ کی عمر چار پانچ سال تھی) آپ سب نے وہاں تقریباً چھ مہینے قیام کیا۔ دادی اماں کو اپنے دوران قیام کے چند واقعات اچھی طرح یاد تھے جسے آپ اکثر ہم بچوں کو بڑی لذت لیکر سناتی تھیں۔ مثلاً حضرت مسیح موعودؑ کی شکل و شباہت، ہمیشہ نظریں نیچی رکھنا، حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ کی صورت و شکل، ان کا کبھی کبھی حضرت مسیح موعودؑ سے باتیں کرنا، کسی امر کے متعلق دریافت کرنا خاص طور پر تعمیرات کے سلسلہ میں، حضرت مسیح موعودؑ کا محفل میں رونق افروز ہونا۔ بچوں کو پیار کرنا، چھوٹی بہن صالحہ خاتون صاحبہ کو اپنی گود میں بیٹھا کر پیار کرنا وغیرہ آپ کو اچھی طرح یاد تھے۔ جسے سن کر ہم سب بھی بیحد لطف اندوز ہوتے۔

آپ کی شادی پندرہ سال کی عمر میں دادا جان ڈاکٹر رشید صاحب سے ہوگئی تھی۔ آپ سرکاری ڈاکٹر تھے۔ بعد میں سروس چھوڑ کر آرہ شہر میں سکونت اختیار کی اور وہی اپنی پرائیویٹ پریکٹس شروع کی۔ آپ اپنے وقت کے نہایت ہر دلعزیز کامیاب ڈاکٹر تھے۔ خدا نے آپ کے ہاتھ میں شفا بخشی تھی۔ غریب مریضوں کی مدد کرنی، یتیموں کی خبر گیری، اور نادار و کمزور رشتہ داروں کا خیال رکھنا آپ کی نمایاں خوبیوں میں سے تھا۔ آپ بناوٹ و تصنع سے پاک شخصیت کے مالک تھے۔

خدا نے اس جوڑے کو آٹھ بیٹوں اور ایک بیٹی سے نوازا۔ دادی اماں کا مرکز سے بہت گہرا تعلق تھا۔ آپ کا مائیکہ احمدی تھا اسلئے آپ میں بھی احمدیت کی تعلیم اس کے عقائد بہت گہرے طور سے پیوست تھے۔ ''الفضل'' اور پھر ''بدر'' کا پابندی سے مطالعہ کرتیں۔ بزرگ صحابیوں اور خلیفۂ وقت سے برابر خط و کتابت رکھتیں، دعاؤں کی درخواست کرتی رہیں، خود بھی نماز روزہ اور تلاوت قرآن کی پابند تھیں۔ داد جان ابا نیک اور شریف انسان تھے۔ طبیعت میں رواداری تھی۔ احمدی تو نہیں ہوئے لیکن کبھی احمدیت کی مخالفت نہیں کی اور نہ ہی بیوی بچوں کے احمدی ہونے پر کوئی اعتراض یا رکاوٹ ڈالی۔ دادی اماں کو اپنے مذہبی امور وعقائد میں پوری آزادی حاصل تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ماں کی تعلیم و تربیت رنگ لائی اور چھ بیٹے اور آپ کے زیر سایہ پرورش پانے والے دو نواسے اور ایک نواسی احمدی ہوئے۔ الحمدللہ۔ سسرال میں گدی نشینی کا ماحول تھا۔ اس کے باوجود دادی اماں اپنے بچوں میں احمدیت داخل کرنے میں کامیاب رہیں۔ اور بچوں پر دادھیال کا اثر نہ پڑنے دیا۔ آپ نے نہ صرف احمدیت قائم رکھی بلکہ محبت اور قربت میں دن بدن اضافہ ہوتا گیا۔

میرے چچا اپنے والدین کی چھٹی اولاد تھے۔ آپ بچپن سے ہی تعلیم کے شوقین اور تیز تھے۔ دادا جان کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے آپ نے میڈیکل کی تعلیم بہت کم عمری میں مکمل کر لی۔

آپ کے بچپن کا ایک واقعہ ہے کہ ایک بار دادا جان اپنے بچوں کے ساتھ بیٹھے تھے۔ گفتگو کے دوران آپ نے بچوں سے دریافت کیا'' تم لوگوں میں سے کون احمدی ہے'' دوسرے بچے تو خاموش رہے لیکن چچا جان نے نہایت دلیری سے جواب دیا'' میں احمدی ہوں'' اس پر دادا جان نے مذاقاً کہا کہ'' پھر ٹھیک ہے تو تمھیں میں کچھ نہیں دوں گا'' اس کم عمری کے باوجود آپ کا جواب تھا...... '' مجھے میرا خدا دے گا'' پیارے خدا نے اس کو اتنے احسن رنگ میں پورا کیا کہ دل شکر سے بھر جاتا ہے۔ خدا کی مصلحت ایسی ہوئی کہ اور دیگر بچوں میں سے کوئی ڈاکٹر نہیں بن سکا۔ آپ ڈاکٹر بنے۔ سب بھائیوں سے زیادہ خوش حال رہے۔ ۱۹۵۳ء میں دادا جان کے انتقال کے بعد آپ کی جگہ مطب میں پریکٹس شروع کی۔ کم عمری میں گھر اور چھوٹے بھائیوں کی ذمہ داری آپ پر آ گئی۔ آپ نے اسے بڑی خندہ پیشانی اور خوش اسلوبی سے نبھایا۔ دادی امّاں نے لمبی عمر پائی۔ تاعمر ان کی خدمت بڑی محبت سے کرتے رہے۔ آپ ان کا بہت خیال رکھتے۔ گھنٹوں ان کے پاس وقت گذارتے، ان کی ہر ضرورت کا خیال رکھتے اور پورا کرتے۔ خدا آپ کو اس کا بڑھ چڑھ کر بدلہ دے۔ آمین۔

ماں کی دعائیں ہمیشہ آپ کے شامل حال رہیں۔ خدا نے آپ کو دادا جان سے کہیں زیادہ شہرت، عزت اور فراغت بخشی، آراہ میں دوسرا بڑا مکان بنوایا۔ اپنے چار بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ آپ کی شادی محترمہ صالحہ خاتون صاحبہ کی بیٹی عذرا جمال مرحومہ سے ۱۹۴۸ء میں ہوئی تھی۔ ان سے تین بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ خدا کے فضل سے چاروں بچے ڈاکٹر ہیں۔ سب خوش حال اور صاحبِ اولاد ہیں۔ سب سے بڑی بیٹی محترمہ یاسمین شمشم صاحبہ میرے بڑے بھائی شاہ امتیاز احمد ولد پروفیسر شاہ شکیل احمد مرحوم (گیا) سے بیاہی ہوئی ہیں۔ خدا نے انہیں اپنے والدین کے پاس رہنے اور خدمت کرنے کا بھرپور موقع دیا۔ خدا آپ کو اس کی جزائے خیر عطا کرے۔

چچا جان نے ساری زندگی عزت و عروج دیکھا لیکن ہمیشہ خاکساری اور عاجزی رہی۔ نام کو بھی غرور نہ تھا۔ بہت بھرپور کامیاب زندگی گذاری، سارے بچے انہیں ڈاکٹر ابی کہتے۔ آپ محبت کرنے والے انسان تھے۔ بچوں سے بہت دوستانہ رویہ رکھتے۔ خاندان کا ہر چھوٹا بچہ ان کی خاص توجہ اور پیار کا مستحق ہوتا۔ بڑے پیار سے اپنے پاس بٹھاتے اور محبت بھری بے تکلفانہ باتیں کرتے۔ چھٹیوں میں جب ہم سب آرا میں جمع ہوتے تو بہت خوش ہوتے۔ ہم سب کا خیال رکھتے۔ ہر معاملے میں ہماری حوصلہ افزائی کرتے، تعلیمی حالات دریافت کرتے۔ ہمیشہ آگے بڑھتے رہنے کی تاکید ہوتی۔ ضرورت محسوس کرنے پر بڑی خاموشی سے مالی مدد بھی کرتے تاکہ پیسوں کی کمی تعلیمی ترقی میں رکاوٹ کا باعث نہ بن سکے۔ بھائیوں کے بچوں کا وہ اپنے بچوں کی طرح خیال رکھتے اور سب بچوں کو بہتر سے بہتر دیکھنا چاہتے تھے۔ میں خود بھی ان کی خاص شفقت، محبت اور توجہ حاصل کرتی رہی ہوں۔ وہ مجھ سے بہت خوش رہتے۔

ہمارے خاندان میں اللہ کے فضل سے بہت بچے ہیں لیکن لڑکوں کو لڑکیوں پر ذرا بھی فوقیت نہیں دی۔ کبھی لڑکیوں کو کمتر نہیں سمجھا بلکہ لڑکیوں سے وہ زیادہ محبت اور شفقت کا اظہار کرتے۔ ان کی توجہ کا یہ عالم تھا کہ ہر بچی یہ سمجھتی ہے کہ ڈاکٹر ابی اس سے زیادہ محبت کرتے تھے۔ چچا جان نے بہت مصروف اور باقاعدہ زندگی گذاری۔ ہر کام وقت پر کرتے تین سال قبل تک آپ نہایت صحت مند رہے جس کا راز کم کھانا، وقت کی پابندی اور ہمیشہ ہر حال میں خوش رہنے کی عادت میں پوشیدہ تھی۔ میں نے کبھی انہیں کسی کا شکوہ کرتے یا ناشکری کے کلمات بولتے نہیں سنا۔ ہر چھوٹے بڑے امیر غریب، اعلیٰ ادنیٰ نے نہایت خوش دلی سے ملتے۔

نظامِ سلسلہ اور نظامِ خلافت سے گہری وابستگی تھی۔ مرکز اور خلیفۂ وقت سے محبت کا یہ عالم تھا کہ ہندوستان کے بٹوارہ کے وقت جب چاروں طرف آگ لگی ہوئی تھی، قتل وخون کا بازار گرم تھا اپنے ماموں سید اختر اور ینوی مرحوم کے کہنے پر جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے دہلی چلے گئے تاکہ وہاں سے خلیفہ وقت اور خاندانِ مسیح موعودؑ نیز قادیان کی تفصیلی خبر لاسکیں۔ خدا کے فضل سے تفصیل حاصل کر کے بخیریت واپس آئے۔ چچا جان ہر چندے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ لازمی چندہ جان کے علاوہ جو تحریک خلیفۂ وقت کی طرف سے ہوتی اس میں بھی حتی الوسیع بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور وقت پر پابندی سے ادا کرتے۔

چچا جان رشتہ داری، دوستی اور تعلقات نباہنا خوب جانتے تھے۔ غریب مریضوں سے فیس نہ لیتے۔ وقت ضرورت دوائیاں بھی مفت دیتے۔ اکثر رقم سے

(باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)

ملکی رپورٹیں

سرکل بلارشاہ میں تین روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد

الحمدللہ سرکل بلارشاہ کا تربیتی کیمپ ۴۔۵۔۶ دسمبر کو نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ سرکل کی ۱۱ جماعتوں سے ۴۵ بچوں سمیت ۸۰ سے زائد افراد اس کیمپ میں شریک ہوئے۔ اس کیمپ کے انتظامات کو بہتر بنانے کیلئے مکرم سرکل انچارج صاحب نے صدر جماعت اور مبلغین و معلمین کی ایک کمیٹی تشکیل دی اور الگ الگ شعبہ بنا کر ڈیوٹیاں لگائی گئیں۔ ممبران نے بحسن خوبی تمام ضروری امور کو سرانجام دیا۔ تینوں دن قیام وطعام کا انتظام تھا۔ صبح بچوں کو ورزشی مقابلہ کروانے کا خصوصی انتظام تھا ناشتہ کے بعد اسیمبلی ہوتی جس میں تلاوت و نظم قصیدہ کے بعد دعا کروائی جاتی تھی۔ پورے دن مختلف تربیتی پروگرام ہوئے۔ جو رات دس بجے تک اختتام پزیر ہوتے۔

پہلا روز ۴ دسمبر بروز جمعہ: صبح باجماعت نماز تہجد سے ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد مکرم سرکل انچارج صاحب بلارشاہ نے درس دیا جس میں تربیتی کیمپ کے منعقد کرنے کی غرض وغایت بتائی۔ اس کے بعد چائے تقسیم کی گئی اور وقار عمل ہوا۔ نماز جمعہ کے بعد تربیتی کیمپ کا آغاز ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد سرکل انچارج بلارشاہ اور خاکسار نے بچوں کو تربیتی کیمپ منعقد کرنے کا مقصد اور بعض اور ضروری امور بتائے۔ نماز مغرب کے بعد مکرم مولوی افتخار احمد صاحب نے درس دیا۔ جس میں نماز اور مسجد کے آداب بتائے گئے۔ ساڑھے چھ سے ساڑھے سات خطبہ جمعہ حضور انور سنا گیا۔ رات ۹ تا ۱۰ بجے مکرم ایس حالی صاحب صدر جماعت بلارشاہ نے بچوں کی کلاس لگائی جس میں مختلف معلوماتی باتیں بتائیں گئیں۔

دوسرے روز کا پروگرام نماز تہجد سے شروع ہوا۔ نماز فجر کے بعد خاکسار نے صبر کے متعلق درس دیا۔ چائے کی تواضع کے بعد ورزشی مقابلہ جات ہوئے ناشتہ کے بعد دعا ہوئی۔ ۹ بجے مکرم مولوی سید اقبال صاحب، مولوی منیر احمد صاحب، مولوی زاہد اسلام صاحب نے بچوں کو قرأت سکھائی۔ دس تا بارہ بجے مولوی افتخار صاحب اور خاکسار نے بچوں کو چند ضروری دعائیں اور ضروری آداب لکھوائے۔ بذریعہ ٹی وی وقف نو کلاسیں دکھائیں۔ نماز ظہر و کھانے کے بعد مولوی پیارا اسلام۔ مولوی جعفر علی اور مولوی عبد الطیف صاحب اور کمال حسن صاحب نے اذان، نظم، قصیدہ کی کلاسیں لیں بعد ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ نماز مغرب کے بعد اردو سکھانے کی کلاس خاکسار اور صدر صاحب بلارشاہ نے لی۔ ساڑھے چھ بجے تا ساڑے سات بجے ایم ٹی اے پر نشر ہونے والا دلچسپ پروگرام انتخاب سخن تمام بچوں کو سنایا گیا۔ نماز عشاء و کھانے کے بعد صدر صاحب نے بچوں کی کلاس لی۔

تیرے دن کی شروعات بھی نماز تہجد سے ہوئی نماز فجر کے بعد درس، بعدہ حسب معمول چائے کے بعد ورزشی مقابلہ جات ناشتہ اسمبلی اور دعا ہوئی۔ آٹھ تا گیارہ بجے مکرم جاوید صاحب اور مکرمہ روبینہ برق سائنس ٹیچر نے بچوں کو بہت دلچسپ معلومات دیں۔ بعدہ خاکسار اور منیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ، زاہد اسلام اور خورشید صاحب معلم سلسلہ نے چند معاملاتی باتیں نوٹ کروائیں۔ بارہ تا ساڑھے بارہ بجے خطبہ حضور انور دکھایا گیا بعدہ نماز اور کھانے کا وقفہ ہوا۔ دوپہر تین بجے اختتامی تقریب زیر صدارت مکرم سرکل انچارج صاحب بلارشاہ منعقد ہوئی۔ اسٹیج پر صدر صاحب بلارشاہ صدر صاحب جماعت احمدیہ امبے جھری، صدر صاحب کورپنا اور خاکسار رونق افروز تھے۔ عزیزم سید تعلم کی تلاوت اور نظم کے بعد صدر صاحب بلارشاہ اور خاکشار نے بچوں کو نصائح فرمائیں۔ بعدہ پوزیشن لینے اور بہترین کارکردگی کرنے والے بچوں اور افراد میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ جماعت احمدیہ سرکل میٹا اور مکرم مولوی کمال حسن صاحب کو انعام خصوصی دیا گیا۔ بعدہ صدر اجلاس نے خطاب فرمایا اور دعا کروائی۔ دعا کے بعد تین روزہ تربیتی کیمپ اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس تربیتی کیمپ کے بہترین اور دوررس نتائج برآمد فرمائے۔۔ آمین۔ (فضل رحیم خان مبلغ سلسلہ)

درخواست دُعا

خاکسار کی بیٹی عزیزہ ثنا کوثر چکوڈی ہمیشہ اپنی کلاس میں نوے فیصد نمبرات لیکر ٹاپ پر آتی ہے۔ اب وہ میٹرک کے امتحان میں شامل ہورہی ہے۔ جو مارچ ۲۰۱۰ء میں ہورہا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ وہ نوے فیصد نمبرات سے زیادہ نمبرات S.S.L.C (میٹرک) میں حاصل کرکے ٹاپ پوزیشن حاصل کرسکے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل شامل حال رکھے۔ اعانت بدر پانچ صد روپے۔ (منظور احمد چکوڈی، بیلگام، کرناٹک)

دُعائے مغفرت

افسوس! خاکسار کے والد محترم ڈی محمد علی صاحب ساکن چینئی مختصر علالت کے بعد ۱۷ جنوری ۲۰۱۰ کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مورخہ ۱۱ جنوری کو اپنے مصنوعی دانت نگلنے کی وجہ سے کھانے کی نالی میں انفیکشن ہوئی۔ جس سے سانس کی نالی بھی متاثر ہونے لگی ہسپتال میں داخل کروایا گیا۔ ۳ دن کے بعد ڈاکٹروں نے آپریشن کیا بعد ازاں ۳ دن تک زندگی اور موت کی کشمکش میں رہے اور بے ہوشی کی حالت میں ہی مولیٰ حقیقی کے حضور حاضر ہوگئے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۷۵ سال تھی۔

مرحوم نے ۱۹۹۵ء میں چینئی میں منعقدہ ساؤتھ انڈین احمدیہ کانفرنس کے موقع پر اپنی فیملی کے جملہ افراد کے ساتھ احمدیت میں داخل ہونے کی سعادت پائی۔ اس کے بعد سے تا وفات تقریباً ۱۵ سال تک بلاناغہ جلسہ سالانہ اور دیگر مواقع پر قادیان آتے رہے اور گزشتہ ماہ قادیان میں منعقدہ جلسہ سالانہ ۲۰۰۹ء میں شرکت کرکے ۳ جنوکری کو واپس چینئی اپنے گھر پہنچے تھے۔ مرحوم نہایت مخلص اور خلافت کے ساتھ والہانہ محبت رکھتے تھے۔ صلہ رحمی ان کے نمایاں اوصاف میں سے تھی۔ نظام وصیت میں شامل ہونے اور اس کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق پائی۔

مرحوم نے اہلیہ تاج النساء صاحبہ کے علاوہ ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ ایک بیٹا شاہجہاں معلم سلسلہ ہیں اور خاکسار جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم ہے۔ مرحوم سیکرٹری تبلیغ نارتھ زون تامل ناڈو اور صدر زونل اصلاحی کمیٹی کے عہدوں پر فائز تھے۔ اور تاوفات خدمت کی سعادت پائی۔

وفات کے اگلے روز ۱۸ جنوری ۲۰۱۰ کو بذریعہ ہوائی جہاز آپ کا تابوت دہلی پھر ایمبولینس سے قادیان لایا گیا۔ چاروں بیٹے شریک سفر تھے۔ ۱۹ جنوری کو بعد نماز عصر محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ قادیان نے جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ میں مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی اور بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین (شہاب الدین متعلم جامعہ احمدیہ قادیان)

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN

M/S ALLADIN BUILDERS

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

Contact : Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Emal: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگولین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA

DIST. BHADRAK, PIN-756111

STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.

Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

"اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کرکے عنداللہ ماجور ہوں"

فہرست نماز جنازہ حاضر و غائب

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 9 دسمبر ۲۰۰۹ء بروز بدھ بعد نماز ظہر وعصر بمقام مسجد فضل لندن میں درج ذیل تفصیل سے پڑھائیں۔

نماز جنازہ حاضر: ☆......مکرم نذیر احمد ملک صاحب ابن مکرم عبدالسبحان ملک صاحب مرحوم لندن ۷ دسمبر ۲۰۰۹ء کو ۷۳ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مولوی اللہ دتہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نواسے تھے۔ گزشتہ ۴۵ سال سے یوکے میں رہائش پذیر تھے۔ نیک مخلص، خوش اخلاق اور جماعت سے گہرا تعلق رکھتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جازہ غائب: مکرمہ تاج نسرین صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالمنان صاحب، آف مجوکہ خوشاب ۲۵ نومبر ۲۰۰۹ء کو ۷۸ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے صدر لجنہ خوشاب کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ خوشاب اور ربوہ میں کثیر تعداد میں احمدی اور غیر احمدی بچوں کو قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھانے کا موقعہ ملا۔ عبادت گزار، دعا گو اور خلافت سے گہری وابستگی رکھنے والی نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی ربوہ اور مکرم منصور احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ کی والدہ تھیں۔

☆......مکرم شریف احمد پیر کوٹی صاحب آف حافظ آباد ۲ دسمبر ۲۰۰۹ء کو ۸۱ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت میاں نور محمد صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ مرحوم نے اپنی زندگی کا زیادہ عرصہ حافظ آباد میں گزارا جہاں زعیم انصار اللہ اور سیکرٹری ضیافت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ چند سال سے ربوہ میں رہائش پذیر تھے۔ فرض نمازوں کے علاوہ نماز تہجد باقاعدگی سے ادا کرتے اور نہایت نیک اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم فہیم احمد خادم صاحب (مربی سلسلہ غانا) اور مکرم نصیر احمد شریف صاحب (معلم اصلاح وارشاد مرکزیہ) کے والد تھے

☆......مکرم ناصر احمد چیمہ صاحب آف جرمنی ۱۳ نومبر ۲۰۰۹ء کو بعارضہ کینسر وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ مرحوم باوفا اور سلسلہ کا درد رکھنے والے، غیرت منداور فدائی وجود تھے۔ نماز، روزانہ تلاوت اور نماز تہجد کی بہت پابندی کرتے اور رمضان میں باقاعدہ اعتکاف بھی بیٹھا کرتے تھے۔ آپ کو حج کرنے اور بہت سے بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ ایک لمبا عرصہ جماعت Luedenscheid کے صدر رہے۔ وفات کے وقت مقامی جماعت کے سیکرٹری تعلیم اور زعیم انصار اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

☆......مکرمہ حلیمہ ناصرہ صاحبہ اہلیہ مکرم منظور احمد شاد صاحب جرمنی ۲۷ نومبر ۲۰۰۹ء کو مختصر علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ شادی سے قبل اپنے گاؤں میں صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ بعدازاں کراچی میں ۲۱ سال تک احمدی اور غیر احمدی بچوں کو اپنے گھر میں قرآن کریم پڑھانے کا موقعہ ملا۔ جرمنی آنے کے بعد بھی کسی نہ کسی رنگ میں خدمت کی توفیق پاتی رہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

☆......مکرم چوہدری شریف احمد کاہلوں صاحب آف چک نمبر ۱۱۷ چھور ضلع شیخوپورہ حال مقیم جرمنی ۳۱ اکتوبر ۲۰۰۹ء کو ۸۳ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نماز باجماعت کے پابند، چندوں میں باقاعدہ اور جماعتی نظام کی پوری اطاعت کرنے والے مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور ۳ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

☆......مکرم بشیر احمد باجوہ صاحب آف مانچسٹر ۲۸ نومبر ۲۰۰۹ء کو ۷۰ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے مانچسٹر جماعت میں بطور جنرل سیکرٹری خدمت کی توفیق پائی۔ جماعت کے ساتھ اخلاص و وفا کا گہرا تعلق تھا اور اپنے تمام چندہ جات بروقت ادا کیا کرتے تھے۔

☆......مکرم عبداللطیف صاحب شاہ کوٹی آف کراچی ۴ مئی ۲۰۰۹ء کو ۸۷ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے۔ جماعتی پروگراموں میں باقاعدگی کے ساتھ شامل ہوتے اور اپنے چندہ جات بروقت ادا کرتے تھے۔ جماعت کا درد رکھنے والے نہایت نیک اور پرہیزگار انسان تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، درجات بلند فرمائے اور لواحقین کا حافظ و ناصر ہو۔ (آمین)

نونیت جیولرز

NAVNEET JEWELLERS

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ

احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

ضروری اعلان

بسلسلہ انتخابات عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت

یہ سال انتخابات کا سال ہے جس میں آئندہ اپریل ۲۰۱۰ تا مارچ ۲۰۱۳ء کی تین سالہ ٹرم کے لئے جماعتوں میں امراء وصدران جماعت ودیگر عہدیداروں کے نئے انتخابات کروائے جانے ہیں۔

قواعد وضوابط اور عہدیداران کی ذمہ داریوں پر مشتمل کتابچہ طبع کروایا جا رہا ہے جو امراء صدر صاحبان کو بھجوا دیا جائے گا۔ انتخابات کروانے سے قبل ضروری ہے کہ چندہ دہندگان کے حسابات Clear کروا کے انتخابات میں شامل ہونے کے اہل افراد کی فہرستیں تیار ہو جائیں۔ اس کے لئے امراء وصدر صاحبان کارروائی شروع کریں۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

اخبار ہفت روزہ بدر کی ملکیت اور دیگر تفصیلات کا بیان

بموجب پریس رجسٹریشن ایکٹ فارم نمبر 4 قاعدہ نمبر 8

رجسٹریشن نمبر R.N. 61/57

۱۔مقام اشاعت	قادیان
۲۔وقفہ اشاعت	ہفت روزہ
۳۔پرنٹر وپبلشر	منیر احمد حافظ آبادی ایم اے
۴۔قومیت	ہندوستانی
۵۔پتہ	محلّہ احمدیہ قادیان۔ضلع گورداسپور۔صوبہ پنجاب (انڈیا)
۶۔ایڈیٹر کا نام	منیر احمد خادم
۷۔قومیت	ہندوستانی
۸۔پتہ	محلّہ احمدیہ، قادیان۔ضلع گورداسپور۔پنجاب (انڈیا)

میں منیر احمد حافظ آبادی ایم اے اعلان کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات جہاں تک میری اطلاعات کا تعلق ہے درست ہیں۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے۔ پرنٹر وپبلشر قادیان

پروپرائٹر نگران بورڈ بدر

بقیہ:..............شاہ محمد شمیم کا ذکر خیر از صفحہ 8

بھی مدد کرتے۔ آپ کو خدا پر بہت بھروسہ تھا۔ طبیعت میں لالچ بالکل نہیں تھی۔ قناعت بھی ان میں بہت تھی۔ ان کی شخصیت کا ایک پہلو جسے میں نے خاص طور پر محسوس کیا ہے جو آخری بیماری سے قبل تک ان کے ساتھ تھا کہ ان میں کبھی کسل اور سستی نہیں دیکھی۔ انہیں جب بھی دیکھا چست، درست، ہمہ ہوش۔ ہمہ گوش اور زندگی سے بھرپور پایا۔ آنکھوں کی چمک، حاضر دماغی اور چمکتے ہوئے چہرے پر مسکراہٹ سجی رہتی۔ اچھا صاف ستھرا لباس پہنتے۔ آپ ایک باوثوق انسان تھے۔ اچھا کھانا پسند کرتے لیکن یہ کبھی گوارہ نہیں تھا کہ گھر کی عورتیں سارا دن باورچی خانہ میں لگی رہیں۔ اکثر موقعوں پر دوستوں کی دعوتیں کرتے رہتے۔ مطالعے کا گہرا شوق تھا۔ اپنے گھر میں مختصر لائبریری بنالی تھی جس میں ہر قسم کی کتابیں رہتی۔ میڈیکل سائنس کے علاوہ روحانی خزائن، تاریخ اسلام، اردو انگلش، صنف ادب کی مختلف کتابیں اکثر زیر مطالعہ رہتیں۔

میری آنکھوں میں ابھی تک ڈاکٹر ابی کا وہ پیارا مسکراتا ہوا، خوشی ومسرت سے بھرپور، بناوٹ سے پاک خوبصورت چہرہ بسا ہوا ہے۔ دل میں دکھ کی لہر اٹھتی ہے کہ اب میں اپنے پیارے ڈاکٹر ابی کو کبھی نہیں دیکھ سکوں گی۔ وہ پرشفیق محبت بھرا وجود جنہوں نے زندگی کے ہر موڑ پر ہماری رہنمائی کی، ہمیں بے انتہا محبت وشفقت دی، اس کے لئے آج خاندان کے افراد کے ساتھ سارا شہر بھی سوگوار ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور اپنی قربت میں جگہ دے۔ آمین۔

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex

Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202

Mob: 09849128919

09848209333

09849051866

09290657807

بقیہ: خطاب حضور انور برموقع اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ یوکے 2009

، تنظیمیں جو ہیں ان کی اطاعت کرتے چلے جاتے ہیں۔ پس یہ دلوں کو پھیرنا، دلوں کو قابو رکھنا، اطاعت کے جذبات پیدا کرنا یہ خدا تعالیٰ کی خدائی کا ثبوت ہے۔ لیکن ہمیشہ یاد رکھیں کہ اطاعت کے مضمون کی وسعت کو ہر نوجوان نے، ہر بچے نے اپنے سامنے رکھنا ہے۔ صرف چھوٹے موٹے کاموں میں اطاعت نہیں کر دینی۔

خدام الاحمدیہ نے زور لگایا کہ اجتماع کے لئے حاضری بڑھانی ہے تو یہ اطاعت نہیں۔ اجلاسات پہ آنا ہے تو یہ اطاعت نہیں ہوگئی۔ وقتی جذبہ کے تحت کسی قسم کی مالی قربانی کر دی تو یہ اطاعت نہیں ہوگئی۔ چند دن عشرہ تربیت منانے سے نمازیں پڑھ لیں تو اطاعت نہیں ہوگئی۔ بلکہ اطاعت کا ایک مستقل مضمون ہے جو ہر احمدی میں جاری رہنا چاہیے۔ آپ نے صرف اس لئے اطاعت نہیں کرنی کہ عرصہ ہو گیا ہمارے والدین نے بیعت کی تھی اور جماعت میں شامل ہوئے تھے اور ہم نے اس عہد کو، اس معاشرہ کی پابندی کو قائم رکھنا ہے۔ ایک معاشرہ میں ہم جذب ہو گئے ہیں اس لئے ہمارے لئے اور کوئی راستہ نہیں۔ کیونکہ غیر بھی ہمیں قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اس لئے ہماری مجبوری ہے کہ اطاعت کرتے چلے جائیں۔ خاندانی رشتہ داریاں ہیں، ان کے تقاضے ہیں اس لئے اطاعت کرنی ہے یا جیسے کہ مَیں نے کہا کہ جماعتی تنظیم ہے اس میں بعض معاملات میں اطاعت کرنی ہے یا اگر کہیں اطاعت کرنے کو دل نہیں چاہ رہا تو اس لئے اطاعت کرنی ہے کہ انتظامی لحاظ سے اگر ان باتوں کو نہ مانا گیا، بعض فیصلوں کو نہ مانا گیا تو کہیں تعزیر نہ ہو جائے۔ ایک احمدی میں یہ نہیں ہونا چاہیے۔ ایک مخلص احمدی جب اطاعت کے جذبہ کے ساتھ چھوٹے سے چھوٹے افسر سے لے کر خلیفہ وقت تک کی اطاعت کرتا ہے تو اس کے مدنظر یہ رہنا چاہیے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے یہ سب اطاعت کرنی ہے اور جب یہ اطاعت ہوگی تو اس وقت پھر تقویٰ میں بھی بڑھیں گے۔ یا جب تقویٰ پیدا ہوگا تو یہ اطاعت بھی اس معیار کی ہوگی جس میں انسان نے سب کچھ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کرنا ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّمَا کَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا دُعُوْآ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ لِیَحْکُمَ بَیْنَھُمْ اَنْ یَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۔ وَاُوْلٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (النور:53) کہ جب وہ اللہ اور رسول کی طرف بلائے جائیں کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے تو وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور ہم نے مان لیا۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہوا کرتے ہیں اور یہ معیار وہی حاصل کر سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کو چاہتے ہیں۔ ان کا ہر کام، ہر حرکت خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو، معاشرہ کے دباؤ سے نہ ہو، جماعتی تعزیر سے بچنے کے لئے نہ ہو۔ بلکہ اس لئے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اس کے فیصلے مانو۔ اس لئے اطاعت ہو اور ہر ایک کے سامنے یہ ہو کہ میں جو بھی کام کرنے لگا ہوں یا میں کسی کے حکم کو ماننے لگا ہوں تو اس میں میں نے کسی قسم کی کمی نہیں ہونے دینی۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے۔ میں اس کام کو نہ کر کے اس کی ناراضگی مول نہیں لینا چاہتا۔ پس یہ خالص اطاعت ہے۔ اور یہی لوگ ہیں جو پھر فلاح پاتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَخْشَ اللّٰہَ وَیَتَّقْہِ فَاُوْلٰٓئِکَ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ (النور:53) اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں اور اللہ سے ڈریں اور اس کا تقویٰ اختیار کریں وہ بامراد ہو جاتے ہیں۔ کامیابیوں کی انتہائی منزلیں چھو لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے بن جاتے ہیں۔ پس کامیابیاں صرف زبان سے کہہ دینے سے نہیں ملیں گی کہ ہم اطاعت کر رہے ہیں۔ بلکہ خالص اطاعت کے جذبے سے جب اطاعت کریں گے اور معاشرے کے خوف سے اطاعت نہیں کر رہے ہوں گے بلکہ خدا تعالیٰ کے خوف سے اطاعت کر رہے ہوں گے۔ اور اس کا تقویٰ رکھتے ہوئے اطاعت کر رہے ہوں نگے تو اس وقت کامیابیاں ملیں گی۔

اللہ تعالیٰ کا تقویٰ کس طرح حاصل ہوتا ہے؟ یہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے سے ہوتا ہے۔ بیشمار احکامات ہیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمیں دئے ہیں۔ ہر کام کرتے ہوئے یہ خیال ہر نوجوان اور ہر بچے کو رکھنا چاہئے کہ مجھے خدا تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔ مَیں ماں باپ سے چھپ کر، جماعتی عہدیداروں سے چھپ کر کوئی کام کر سکتا ہوں لیکن خدا تعالیٰ کی نظر سے میرا کوئی کام اوجھل نہیں ہے۔ اور مَیں نے تو اپنے ہر کام کو خدا تعالیٰ کی خاطر کرنے کا عہد کیا ہے۔ پس یہ جذبہ ہے جو ہر خادم میں اور ہر طفل میں پیدا ہونا چاہیے۔ اور اگر غلط کام ہے تو اس سے اس لئے بچنا ہے کہ اگر میں نے اس کو کیا تو کہیں میں خدا تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے والا نہ بن جاؤں۔ جب یہ حالت ہوگی تو پھر اللہ تعالیٰ کا قرب بھی ملتا ہے۔ پس ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ خود اپنے اندر کے ضمیر کی آواز کو ٹٹولنے کی ضرورت ہے کہ ہماری اطاعت کے معیار کیا ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا حقیقی تقویٰ تبھی پیدا ہوگا جب ہر ایک یہ جائزے لے رہا ہوگا۔ اور جب یہ جائزے ہونگے تو پھر دیکھیں کیا انقلابی تبدیلیاں آپ کے اندر پیدا ہوتی ہیں اور یہ جائزہ اس وقت حقیقی ہوگا جب آپ احمدی ہونے کے مقصد کو پہچانیں گے۔ یہ بہت ضروری چیز ہے۔ ہم کیوں احمدی ہیں؟ ہمارے احمدی ہونے کا مقصد کیا ہے؟ ہمیں دنیا کی گالیاں سننے کی، دنیا سے ماریں کھانے کی، دنیا سے بعض باتوں میں مذاق اڑوانے کی کیا ضرورت ہے؟ اس مقصد کو جب تک سمجھیں گے نہیں، ان باتوں کا جواب نہیں ملے گا۔

کروڑوں مسلمان ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ ہم تقویٰ پہ چلنے والے ہیں۔ لیکن ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ تقویٰ کی تعریف وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے بتائی ہے، اس کے رسول نے بتائی ہے یا اس زمانہ میں اس تعلیم کے مطابق جو اللہ اور اس کے رسولؐ نے بتائی ہے اس کو مزید کھول کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں بتایا ہے۔ پس کروڑوں مسلمانوں کے یہ دعوے فضول ہیں، لاحاصل ہیں، بے ثمر ہیں کہ ہم تقویٰ پر چلنے والے ہیں۔ جو خودکش حملے کر رہے ہیں وہ اپنے زعم میں خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے خودکش حملے کر رہے ہیں۔ جو معصوموں کو اس بات پر ابھار رہے ہیں کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے تو اپنی جانوں کو خودکش حملوں سے اڑا کر ضائع کر دو۔ پس جب بھی ان سے یہ پوچھا جائے وہ یہی کہتے ہیں کہ یہ تقویٰ ہے جس کی خاطر ہم یہ کام کر رہے ہیں اور یہ تقویٰ ہے جس کی خاطر بچوں کو ہم اس میں جھونک رہے ہیں۔ دس بارہ تیرہ سال کے بچے بلکہ اس سے بھی چھوٹی عمر کے بچے ماں باپ سے دین سکھانے کے بہانے لے لئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کروانے کے بہانے ان کو جنت کے باغوں کے لالچ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حوالہ سے لے لیا جاتا ہے۔ لیکن یہ تقویٰ نہیں ہے۔ کسی کی معصوم جان سے کھیلنا یا کسی معصوم جان کو بلاوجہ ضائع کرنا یہ تو اللہ تعالیٰ کی رضا نہیں ہے۔ یہ تو کہیں اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں ہے۔ پس ان کی جو تقویٰ کی یہ تعریفیں ہیں خود تراشی ہوئی تعلیمیں ہیں۔

اللہ اور رسول کا حکم ہے کہ جہاد کرو۔ جہاد کیا کرو؟ ان شرائط کے ساتھ جہاد کرو جن کا ہونا انتہائی ضروری ہے۔ اگر وہ شرائط موجود نہیں تو بلاوجہ جانیں دینا کوئی تقویٰ نہیں اور یہ کوئی خدا اور اس کے رسول کی اطاعت نہیں۔ اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے کہ جائز طریق سے اگر جنگ تم پر جھونکی جاتی ہے تو تمہیں اپنا دفاع کرنے کے لئے، اپنے آپ کو بچانے کے لئے، اپنی مسجدوں اور عبادت گاہوں کی حفاظت کے لئے تو جہاد کا حق ہے لیکن معصوم جانوں کو، بچوں اور عورتوں کو خودکش حملوں سے اڑانے کے لئے جہاد جہاد نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کی صریحاً نافرمانی ہے۔ پس یہ جوان لوگوں کے تقویٰ کے دعوے ہیں یہ سب غلط ہیں۔ آج ایک احمدی ہی ہے جو بتا سکتا ہے کہ صحیح تقویٰ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا حکم تھا کہ زمانے کے امام کو ماننا۔ قرآن مجید بھی اس بارے میں کہتا ہے کہ آخری زمانے میں جو امام آئے اس کو ماننا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بھی یہی فرماتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آنے والے مسیح اور مہدی کو ماننا۔ یہ اس بات کی تو اطاعت نہیں کر رہے اس لئے یہ تقویٰ سے باہر ہوتے چلے جا رہے ہیں کیونکہ جب آنے والے امام مہدی نے ہی صحیح راہنمائی کرنی تھی۔ اس نے ہی بتانا تھا کہ کس قسم کا اور کس وقت اور کہاں جہاد کرنا ہے تو اس کی راہنمائی کے بغیر جو بھی جہاد ہوگا وہ جہاد نہیں بلکہ ظلم گردانا جائے گا۔ پس غیروں کی طرف سے جو فساد پیدا ہو رہا ہے یہ صرف اس لئے ہے کہ زمانہ کے امام کو نہیں پہچانا۔ اور آج ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہچان کر اس تمام لغویات اور گند اور ظلم اور بربریت سے اپنے آپ کو بچایا ہوا ہے۔ پس آج احمدی ہی حقیقی تقویٰ کو سمجھ سکتا ہے جس نے امام کو پہچانا ہے۔ آج اللہ اور رسول کی اطاعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اطاعت سے وابستہ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اطاعت سے باہر نکل کر نہ اللہ کی اطاعت ہے اور نہ اس کے رسول کی اطاعت۔ انہیں آیات میں جو مَیں نے پڑھیں ہیں آگے جا کر اللہ تعالیٰ نے خلافت کا وعدہ کیا ہے۔ پس خلافت کو بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی تائید حاصل ہے اور اسی لئے جماعت ایک ہاتھ پر جمع ہوتی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی تائید حاصل ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی وجہ سے احمدی ایک ہاتھ پر جمع ہیں ورنہ کسی بھی خلیفہ کے پاس کوئی دنیاوی طاقت تو نہیں کہ جس نے اس دنیاوی طاقت سے مختلف قوموں کو مختلف رنگوں کے لوگوں کو، مختلف نسلوں کو ایک ہاتھ پر جمع کر دیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی جگالی کرتے ہوئے، انہیں بار بار اپنے ذہنوں میں دہراتے ہوئے اس مقصد کی تلاش جاری رکھیں جس سے تقویٰ ترقی کرتا ہے۔ جس سے اطاعت ترقی کرتی ہے اور پھر تقویٰ کی جو یہ ترقی ہوگی تو اس سے انسان بامراد ہوتا ہے۔ پھر اس خوشخبری کا حاصل کرنے والا بنتا ہے جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا کہ یہ لوگ بامراد ہوں گے۔ اس زمانے میں جیسا کہ مَیں نے کہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کے راستوں کی تلاش میں نشان دہی فرمائی۔ چند باتیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں مَیں بیان کرتا ہوں۔

آپؑ نے فرمایا:۔

"بیعت کی حقیقت یہی ہے کہ بیعت کنندہ اپنے اندر سچی تبدیلی اور خوف خدا اپنے دل میں پیدا کرے اور اصل مقصود کو پہچان کر اپنی زندگی میں ایک پاک نمونہ کر کے دکھاوے۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 605۔ مطبوعہ ربوہ) اور اصل مقصد جو ایک مومن کا ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اصل مقصود کو پہچان لو۔ اصل مقصود اور مقصد کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی سچی توحید کا قیام ہے اور اس کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی ہے۔ درحقیقت اگر توحید کی حقیقت کو سمجھ لیں تو حقوق العباد خود بخود قائم ہوتے چلے جاتے ہیں۔ پھر انسان ان تمام باتوں پر عملدرآمد کرتا ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول نے حکم دیا ہے۔

ہمارے میں سے جو نوجوان ہیں اور جو اکثریت میرے سامنے بیٹھے ہیں یہ نوجوان ہی ہیں یا نوجوانی کی عمر سے گزر رہے ہیں لیکن ابھی تک جوان ہیں۔ ان کے بہت سارے مسائل ہیں۔ جھگڑے ہیں۔ مثلاً مذاق میں ہی کوئی دوسرا بات کر دے تو نوجوانی میں غصہ میں آکر ایسی حرکتیں کر جاتے ہیں جن سے پھر لڑائیاں بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ پھر بیویوں کے حقوق ادا کرنے ہیں۔ اس کی طرف کوئی توجہ نہیں ہوتی۔ ذرا سی بات پر گھروں میں لڑائیاں اور فساد پیدا ہو رہے ہیں۔ حالانکہ اللہ اور اس کے رسول کا حکم ہے کہ گھروں کو جنت نظیر بناؤ۔ یہی اطاعت کامل ہے۔ پھر رشتہ داروں کے حقوق نہ ادا کرنا ہے حالانکہ رشتہ داروں کے حقوق بھی رکھے گئے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کا حکم ہے کہ حق ادا کرو۔ یہ اطاعت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر انسان کرتا ہے۔ بعض لوگ جماعتی طور پر بہت اچھے ہوتے ہیں۔ بڑی خدمات بجا لا رہے ہوتے ہیں۔ کئی کئی گھنٹے جماعت کو دے رہے ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے گھروں میں ہر وقت فساد ہو رہا ہوتا ہے۔ یہ سب اس لئے ہے کہ خدا تعالیٰ کی ذات پر جو کامل یقین ہے اس میں کمی ہے۔ پس احمدی کا یہ کام ہے کہ یہ کامل یقین پیدا کرے اور جب کامل یقین پیدا کرنے میں یہ کوشش ہوگی تو شیطان جو مختلف راستوں سے آتا ہے ورغلاتا ہے اور بھلا دیتا ہے کہ ہماری زندگی کا اصل مقصد کیا ہے۔ وہ بھی پھر ہمیشہ یاد رہے گا اور پھر انسان شیطان کے پنجے میں نہیں آئے گا۔ اس کی باتوں میں نہیں آئے گا۔ اس کے بہلاوے اور پھسلاوے میں نہیں آئے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے توحید کا کیا نقشہ کھینچا ہے؟ کیونکہ توحید کے قیام ہی سے پھر باقی باتیں آگے چلتی ہیں ۔آپؑ فرماتے ہیں کہ ”مَیں یقیناً کہتا ہوں کہ اگر انسان کلمہ طیبہ کی حقیقت سے واقف ہو جائے اور عملی طور پر اس پر کاربند ہو جاوے تو وہ بہت بڑی ترقی کرسکتا ہے۔اور خدا تعالیٰ کی عجیب در عجیب قدرتوں کا مشاہدہ کرسکتا ہے“۔فرمایا”میں جانتا ہوں بہت سے لوگ میری جماعت میں داخل تو ہیں اور وہ توحید کا اقرار بھی کرتے ہیں مگر میں افسوس سے کہتا ہوں کہ وہ مانتے نہیں ۔جو شخص اپنے بھائی کا حق مارتا ہے یا خیانت کرتا ہے یا دوسری قسم کی بدیوں سے باز نہیں آتا۔مَیں یقین نہیں کرتا کہ وہ توحید کو ماننے والا ہے کیونکہ یہ ایک ایسی نعمت ہے کہ اس کو پاتے ہی انسان میں ایک خارق عادت تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے“۔ایک ایسی واضح تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے جس کی کوئی مثال نہیں ہوتی ۔اگر سچی توحید کو دل میں قائم کرلے انسان ۔فرمایا:اس میں بغض کینہ،حسد،ریا وغیرہ کے بت نہیں رہتے اور خدا تعالیٰ سے اس کا قرب ہوتا ہے۔فرماتے ہیں ”اس وقت وہ سچا موحد بنتا ہے جب یہ اندرونی بت تکبر خود پسندی،ریا کاری،کینہ وعداوت،حسد وبخل،نفاق و بدعہدی وغیرہ کے دور ہو جاویں۔جب تک یہ بت اندر ہی ہیں اس وقت تک لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنے میں کیونکر سچا ٹھہر سکتا ہے“۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 91 مطبوعہ ربوہ)

پس دیکھیں بے شک ہم لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پر یقین رکھتے ہیں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس گہرائی میں ہمیں سمجھا رہے ہیں وہ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہم میں سے کتنوں کے دلوں میں ہے۔کیا ہمارے دل تکبر سے مکمل پاک ہیں؟ کیا ہم اپنی ذاتی اناؤں اور عزت کے نام پر ذرا ذرا سی بات پر غصہ میں آجاتے ہیں اور تکبر کا اظہار کرتے ہیں۔کیا ہمارے دل خود پسندی سے پاک ہیں یا اپنی ذات کو ہی دوسروں پر فوقیت اور اہمیت دیتے چلے جاتے ہیں؟۔ہم ہر وقت یہی سوچتے ہیں کہ ہماری ہی تعریفیں کی جائیں۔ہماری ہی Projection کی جائے۔ہمیں ہی زیادہ اٹھایا جائے اور اگر یہ نہیں تو ہمارے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔ یہ جذبات مجروح ہونے سے خود پسندی کا اظہار بڑھتا ہے اور یا دل میں جو خواہش ہے وہ بڑھتی چلی جاتی ہے۔کیا ہمارے دل کینہ اور عداوت سے پاک ہیں؟ یا ذرا سی بات پر ہم دل میں کینہ رکھتے ہیں،اپنی رنجشیں بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔کیا ہم حسد سے پاک ہیں؟ کیا دوسروں کی ترقی دیکھ کر ہمارے اندر رشک کے جذبات کی بجائے حسد کے جذبات ابھرتے ہیں اور ہم اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں؟ کیا ہم بخل سے پاک ہیں؟ یا اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانی کرتے ہوئے ہمارے ہاتھ رک جاتے ہیں۔اپنی ذاتی خواہشات کی تکمیل تو کرتے رہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی خاطر اگر قربانی کرنی پڑے تو رک جاتے ہیں۔ بہت سے ہیں جو اللہ کے فضل کے ساتھ جماعت میں ہیں جو کسی قسم کا کوئی بخل نہیں دکھاتے بلکہ بڑے کھلے دل کے ہیں۔قربانیاں کرتے چلے جاتے ہیں۔لیکن ایسے بھی ہیں جو خود اپنے جائزے لیں کہ وہ بخل سے پاک ہیں؟ پھر کیا ہمارے دل نفاق سے پاک ہیں؟۔یا ہمارے دل میں کچھ اور ہوتا ہے اور ظاہر کچھ اور کرتے ہیں۔ایک احمدی کا دل صرف جماعتی معاملات میں ہی نہیں بلکہ ذاتی معاملات میں بھی نفاق سے پاک ہونا چاہیے۔جو بات وہ کہے سچی کہے کھری کہے لیکن اس کے ساتھ ہی دوسروں کے جذبات کا بھی خیال رکھیں ۔نفاق یہ ہے کہ دل میں کوئی رنجش بھری ہوئی ہو۔ظاہری طور پر کچھ اور کیا جائے اور ان رنجشوں کی وجہ سے حسد کا جذبہ مزید ابھرتا ہے اور انسان کو نقصان پہنچاتا چلا جاتا ہے۔خود اپنے آپ کو نقصان پہنچا رہا ہوتا ہے۔کیا ہم اپنے سارے عہد پورے کرنے والے ہیں؟ یا کچھ پر عمل کیا اور کچھ پر نہیں کیا۔اگر اپنے عہد پورے کرنے والے ہیں۔تو پھر توحید کو اپنے دلوں میں قائم رکھنے کے لئے یقیناً ہم نے کوشش کی ہے۔پھر یقیناً نمازوں کی حفاظت کرنے والے بھی ہم ہوں گے اور مردوں کے لئے نمازوں کی حفاظت قیام نماز کی کوشش کرتے ہوئے ہوتی ہے۔باجماعت نمازوں کی ادائیگی کی صورت میں ہوتی ہے۔ہمیں یاد رکھنا چاہئے لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ بھی ایک عہد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور معبود کی بھی عبادت کی جاتی ہے اور عبادت کا یہ طریق بھی اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھایا ہے۔اسی طرح حقوق العباد کی ادائیگی کا عہد ہے اور ان دونوں باتوں پر عمل کرنے کا عہد اس زمانے میں ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آکر کیا ہے۔پس اگر کلمہ پر ایمان ہے تو عہد کی پابندی بھی لازمی ہے۔

نماز کی اہمیت کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:”نماز کی پابندی کے بارہ میں بار بار قرآن شریف میں کہا گیا ہے“۔پھر آپؑ نے فرمایا”اصل بات یہ ہے کہ نماز اللہ تعالیٰ کے حضور ایک سوال ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی بدیوں اور بدکاریوں سے محفوظ کردے۔انسان درد اور فرقت میں پڑا ہوا ہے اور چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا قرب اسے حاصل ہو۔اس کے لئے سعی کرنا ضروری امر ہے“۔وہ اندر جو گناہوں سے بھرا ہوا ہے اور جو خدا تعالیٰ کی معرفت اور قرب سے دور جا پڑا ہے اسے پاک کرنے اور دور سے قریب کرنے کے لئے نماز ہے۔اس ذریعہ سے ان بدیوں کو دور کیا جاتا ہے اور اس کے بجائے پاک جذبات بھر دئے جاتے ہیں۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 92-93 مطبوعہ ربوہ) اور نماز کس طرح کی پڑھنی چاہئے؟ جو خدا تعالیٰ کے قریب کرتی ہے۔بدیوں سے پاک کرتی ہے۔لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پر یقین کامل کرتی ہے۔فرمایا کہ”صلوٰۃ کا لفظ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ نرے الفاظ اور دعا ہی کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ ضروری ہے کہ اس کے ساتھ ایک سوزش اور رقت اور درد ہو“۔

پس یہ نمازیں ہیں جو ایک احمدی کو پڑھنے کی کوشش کرنی چاہیے اور اگر نوجوانی کی عمر میں ہم نے اس جڑ کو پکڑ لیا، اس اصول کو پکڑ لیا تو انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ سے قرب کا جو تعلق ہے ترقی کرتا چلا جائے گا۔

آج جب کہ دنیا خدا تعالیٰ کے وجود کے بارہ میں بیہودہ تحریریں لکھ رہی ہے، کتابیں لکھی جاتی ہیں، مضامین لکھے جاتے ہیں اور بہت سی لغویات کے ذریعہ، میڈیا کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے وجود کی نفی کی جاتی ہے۔ایک بہت بڑا طبقہ جو خدا کے وجود اور مذہب کے انکار نہ کرنے کے باوجود عملاً مذہب اور خدا سے بھی دور چلا گیا ہے۔دنیا نے اس کے سامنے بہت سے معبود کھڑے کردئے ہیں۔مسلمان بھی عملاً اسلام کے نام پر لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کی نفی کررہے ہیں۔ منہ سے تو بے شک کہہ رہے ہیں لیکن عملاً اس کی نفی ہورہی ہے۔کیونکہ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ نے حقوق العباد کی ادائیگی کے سبق دیئے ہیں۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی عملی تصویر ہمارے سامنے پیش فرمائی ہے۔قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اَطِیْعُوْا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوْا الرَّسُوْلَ (محمد:34) کے ساتھ ہمیں اطاعت کی تلقین فرمائی ہے۔کیوں؟ اس لئے کہ جیسا مَیں نے کہا ”اَطِیْعُوْا اللّٰہَ “مَیں اللہ تعالیٰ کے بیان کردہ احکامات پر عمل کرنے کی ہدایت دی ہے اور ”اَطِیْعُوْا الرَّسُوْل “میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کی ہدایت دی ہے۔پس اس کلمہ کی اعلیٰ تصویر بننے کے لئے ایک احمدی کو بہت زیادہ کوشش کرنے کی ضرورت ہے اور جب ہم اپنے علم کو اللہ تعالیٰ کے احکامات سے آراستہ کریں گے تو ہم یہ کہنے والے بن کر تبلیغ کے میدان میں آگے بڑھ سکیں گے کہ ہم ہی ہیں جو تبلیغ پر یقین رکھتے ہیں اور پھر ہم حق کا پیغام دنیا کو پہنچا کر دوسرے مذاہب پر حق کی برتری ثابت کرنے والے ہوں گے۔جس کو دنیا آج بھول چکی ہے اور اپنے عمل کو اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ڈھال کر اپنے عملی نمونوں سے ہم دنیا کو ثابت کریں گے کہ یہ وہ نمونے ہیں جن پر عمل سے آج انسانیت کی بقا ہے۔پس تبلیغ کے اس میدان میں وسعت کے لئے یہ راستے اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔”لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ“ کے مفہوم کو بھی سمجھنا ہوگا اور ”مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ“ کے مفہوم کو بھی سمجھنا ہوگا اور ان راستوں کو اختیار کرنے کے لئے قرآن، حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب جو قرآن اور حدیث کی ہی تشریح ہیں ان کو پڑھنے اور سمجھنے کی طرف بھی توجہ پیدا کرنی ہوگی۔گویا نیکیوں میں قدم بڑھانے اور اللہ تعالیٰ کے قرب کے میدان کھولنے کے لئے یہ علم حاصل کرنے ضروری ہیں۔اپنے علم کو بڑھانا بھی ضروری ہے اور اپنے عملوں کی طرف توجہ دینا بھی ضروری ہے اور یہ میدان پھر اللہ کے فضل کھولتے چلے جائیں گے۔

پس آئیں اور یہ عہد کریں کہ ہم نے خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی ہے۔اپنی نمازوں کو بھی سجانا ہے۔اپنے علم کو بھی بڑھانا ہے۔اپنے عملوں کو بھی چمکانا ہے اور ان سب چیزوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کے پیغام کو دنیا تک پہنچانا ہے۔خلافت احمدیہ کی نئی صدی ہمارے نعروں سے نہیں سجنی بلکہ ہماری دعاؤں اور ہمارے عملوں سے سجنی ہے۔

صدر صاحب نے اجتماع شروع ہونے سے پہلے مجھے یہ بھی کہا تھا کہ اطفال کو علیحدہ خطاب اطفال کی مارکی میں ہو۔مَیں نے کہا تھا اطفال کے لئے بھی، جو سمجھنے والے اطفال ہیں عموماً وہی مضمون ہوتا ہے جو خدام کو کہا جاتا ہے۔یہی پیغام جو ہے وہ اطفال کے لئے بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دس سال کی عمر میں نمازیں فرض کیں ہیں اپنی نمازوں کی حفاظت کریں اور اس میں کبھی سستی نہ کریں۔دس سال کی عمر ایسی عمر نہیں کہ کہا جائے کہ ہمارے سے سستیاں ہو گئیں۔نمازیں فرض کی گئی ہیں۔نمازیں پڑھنا بہرحال ہر ایک پر فرض ہے۔قرآن شریف پڑھیں۔بہت سے بچے جب قرآن شریف حفظ کرتے ہیں تو اس عمر میں یعنی دس سے بارہ سال کی عمر میں ہی کرتے ہیں۔یہ ایک ایسی عمر ہے کہ اس کے ساتھ پھر ترجمہ بھی پڑھنا چاہئے۔اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایمان کو بڑھانے کے جو طریقے ہیں وہ ایسے ہیں جو بچوں کے دماغ میں بڑی جلدی Mature ہو جاتے ہیں اور اگر وہ سمجھنا چاہیں تو سمجھنے لگ جاتے ہیں۔قرآن کو جب ترجمہ کے ساتھ پڑھیں گے تو پھر اللہ تعالیٰ کے حکموں کا بھی پتہ چلے گا کہ اس میں کیا حکم ہیں مثلاً ایک حکم ہے کہ والدین کی عزت کرو۔پس ماں باپ کی عزت کریں گے، ان کا کہنا مانیں گے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کام سے خوش ہوگا کیونکہ آپ اپنے ماں باپ کا کہنا اس لئے مان رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ آپ کے اس عمل سے خوش ہو، آپ کے اس کام سے خوش ہو۔یہاں کے جو بچے ہیں ان کی نقل نہ کریں۔ یورپ میں رہنے والے جو بچے ہیں یا جو غیر احمدی ہیں یا غیر مسلم ہیں ان کو جیسے میں نے شروع میں کہا تھا کہ ان کو سمجھانے والا کوئی نہیں۔ان کا امام کوئی نہیں۔آپ لوگ ان لوگوں سے منفرد ہیں۔ان کی نقل آپ نے نہیں کرنی بلکہ ان کو اپنے پیچھے چلانا ہے۔

جیسے مَیں نے اپنے خطبہ میں ذکر کیا تھا کہ اب تو ٹی وی میں یہ سوال اٹھنے لگ گئے ہیں کہ بچوں کو سمجھانے کی سختی سے اور نرمی سے سمجھانے کی کیا حدیں ہیں۔کیونکہ ذرا سی بھی سختی کی جائے بلکہ یہ بھی مثال دیتے ہیں کہ گرم چیز کو اگر بچہ ہاتھ لگائے اور ماں باپ نے زور سے یوں چپت لگا کے پیچھے ہٹا دیا اور بچے نے رونا اور چلانا شروع کردیا تو اسی بات پر پولیس اور بچوں کی حفاظت کے جو ادارے ہیں وہ آکر اس کو لے جاتے ہیں اور ماں باپ سے علیحدہ کردیتے ہیں اور اسی چیز نے بڑھتے بڑھتے بچوں کو بے ادب بنا دیا ہے۔نہ ماں باپ کا احترام رہا ہے اور نہ کسی اَور چیز کا احترام رہا ہے۔اسی طرح سکولوں میں بھی ڈسپلن توڑنے والے ہوتے ہیں۔اب یہ شور پڑنے لگ گیا ہے کہ کوئی حد لگالیں، جہاں سے ہم کہہ سکیں کہ اس حد سے آگے نہیں بڑھنا۔اگر بڑھو گے تو سختی ہوگی اور اس حد تک کہ بچوں کی حفاظت کے جو ادارے ہیں وہ دخل نہیں دیں گے۔گو یہ چیزیں اسلام نے پہلے ہی فطرت کے مطابق بیان کردی ہیں کہ والدین کا بھی اور اپنے بڑوں کا بھی عزت و احترام کرو۔پھر یہ قرآن کریم کا جو پڑھنا اور سمجھنا ہے، بڑوں کو بھی اور چھوٹوں کو بھی اور بہت سی نیکیوں کی طرف راہنمائی کرے گا۔بہت سی نیکیوں کے بارہ میں پتہ چلے گا۔اللہ کرے کہ خدام اور اطفال اس بات کو سمجھیں کہ احمدی ہونے کی وجہ سے ان کی ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔اصحاب کہف کے ذکر میں نوجوانوں کا ذکر ملتا ہے۔جنہوں نے توحید کی حفاظت کی اور اس کو قائم رکھنے کے لئے قربانیاں دیں۔پس آج مسیح محمدی کے ذریعہ توحید کے قیام میں نوجوانوں نے ہی اہم کردار ادا کرنا ہے اور دنیا میں اسلام کا پھیلانا اور توحید کا پیغام اب احمدیوں کا ہی کام ہے اور اس میں جیسے مَیں نے کہا نوجوانوں نے بھرپور کردار ادا کرنا ہے۔اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔اب دعا کرلیں۔

وصایا : : منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر:20161 مَیں منظور احمد مبشر ولد مکرم چوہدری محمود احمد مبشر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 46 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26.5.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: آبائی جائیداد سے جب کچھ ملے گا تو اس کی اطلاع کردوں گا۔ جائیداد منقولہ میں ایک عدد موٹر سائیکل ہے جس کی قیمت پچیس ہزار روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3220 روپے ہے۔ زمین وغیرہ ٹھیکہ پر لیتا ہوں جس سے سالانہ آمد 20.000 روپے ہو جاتی ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت جون 08 سے نافذ کی جائے۔ گواہ : محمود احمد مبشر العبد: منظور احمد مبشر گواہ : جاوید اقبال اختر چیمہ

وصیت نمبر:20162 مَیں ناصر احمد ولد مکرم منظور احمد مبشر صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26.5.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت جون 08 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : منظور احمد مبشر العبد: ناصر احمد گواہ : محمود احمد مبشر

وصیت نمبر:20163 مَیں ڈاکٹر مظفر حسین ملک ولد مکرم محی الدین ملک صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈاکٹری عمر 49 سال تاریخ بیعت 1983 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 27.5.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: (۱) مکان سول لائن ہرچوال روڈ پر قریب دس مرلے زمین پر۔ (۲) ہرچوال روڈ پر ننگل اور کاہلواں موڑ کے درمیان 72 مرلے کا پلاٹ جس پر 3/4 مرلے پر دوکان اور کمرے بنائے گئے ہیں۔ بنگال میں والدین اللہ تعالیٰ کے فضل سے حیات ہیں جو ابھی احمدی نہیں ہیں اگر آبائی جائیداد سے کچھ ملے گا تو اس کی اطلاع دفتر کو کروں گا۔ مکان کی قیمت پانچ لاکھ روپے اور بہتّر مرلے زمین کی قیمت دس لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ڈاکٹری ماہانہ -/8000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت جون 08 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : دلاور خان العبد: ڈاکٹر مظفر حسین ملک گواہ : جاوید اقبال اختر چیمہ

وصیت نمبر:20164 مَیں نصرت جہاں بیگم زوجہ مکرم مولوی اعجاز احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.6.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر سترہ ہزار روپے۔ زیورات طلائی: بالیاں ایک جوڑی وزن چار گرام قیمت تین ہزار ستّر روپے۔ بالیاں ایک جوڑی وزن ڈھائی گرام قیمت چوبیس سوسترہ روپے۔ انگوٹھی وزن دو گرام قیمت انیس سو چونتیس روپے۔ انگوٹھی ڈیڑھ گرام قیمت ایک ہزار پانچ سو پچاس روپے۔ چاندی کی ایک انگوٹھی قیمت تیس روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد سلیم مبشر الامۃ : نصرت جہاں بیگم گواہ : اعجاز احمد گنائی

وصیت نمبر:20165 مَیں کے وی مریم فائزہ زوجہ مکرم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کنزاوٹم ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22.5.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: زیورات طلائی: ہار پانچ عدد کل وزن ایک سو بارہ گرام چوڑیاں نو عدد کل وزن ایک سو بارہ گرام بریس لیٹ دو عدد وزن اٹھاسی گرام بالیاں دو جوڑی وزن بتیس گرام۔ انگوٹھی تین عدد سولہ گرام۔ کل وزن 360 گرام 22 کیریٹ قیمت اندازاً چار لاکھ پانچ ہزار روپے۔ حق مہر پینتیس ہزار روپے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ڈاکٹر صلاح الدین الامۃ : کے وی مریم فائزہ گواہ : ٹی احمد سعید

وصیت نمبر:20166 مَیں ضیاء الرحمٰن ولد مکرم عین الحق صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 21 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.11.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.12.07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عطاء الرحمٰن العبد: ضیاء الرحمٰن گواہ : مرید احمد ڈار

وصیت نمبر:20167 مَیں محمد حبیب ناصر ولد مکرم محمد حکیم صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.11.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.12.07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : طاہر احمد چیمہ العبد: محمد حبیب ناصر گواہ : روشن احمد

وصیت نمبر:20168 مَیں الطاف حسین نائک ولد مکرم محمد ایوب نائک صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 17.11.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.12.07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : طاہر احمد چیمہ العبد: الطاف حسین نائک گواہ : حلیم احمد خان

وصیت نمبر:20169 مَیں حیدر علی ولد مکرم مبارک احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 16 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : طاہر احمد چیمہ العبد: حیدر علی گواہ : عبدالواحد صدیقی

وصیت نمبر:20170 مَیں صالح احمد ولد مکرم رفیع احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 15 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : طاہر احمد چیمہ العبد: صالح احمد گواہ : عبدالواحد صدیقی

وصیت نمبر:20171 مَیں این بیّا کٹی زوجہ مکرم مولوی ائّین کٹی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 65 سال تاریخ بیعت 1965 ساکن کلکولم ڈاکخانہ کاراپورم ضلع ملہ پورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.5.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: زیورات طلائی: بالیاں ڈیڑھ گرام قیمت پندرہ سو روپے۔ قطعہ اراضی بیس سینٹ جس میں ایک کچا مکان ہے قیمت اسّی ہزار روپے۔ زمین ساٹھ سینٹ بمقام کلکولم قیمت ایک لاکھ پچیس ہزار روپے۔ حق مہر وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : پی عبدالناصر الامۃ : این کٹی گواہ : ٹی کے شوکت علی

وصیت نمبر:20172 مَیں ناصرہ شمس زوجہ مکرم شمس الدین فاضل صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 55 سال پیدائشی احمدی ساکن بنگلور ڈاکخانہ بنگلور ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5.1.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: زیورات طلائی: ایک ہار ایک سو پندرہ گرام قیمت ایک لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : شمس الدین فاضل الامۃ : ناصرہ شمس گواہ : محمد کلیم خان

وصیت نمبر:20173 مَیں طاہر احمد ولد مکرم غلام نعیم الدین صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن بنگلور ڈاکخانہ تھرڈ کراس ولسن روڈ بنگلور ضلع بنگلور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد کلیم خان العبد: طاہر احمد گواہ : سید بشیر الدین

وصیت نمبر:20174 مَیں کلیم احمد سگری ولد مکرم محمد سلیم سگری صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی

۔ابھی جائیداد مشترکہ ہے جب بھی اس میں سے میرا حصہ مجھے ملے گا دفتر کو اطلاع کردوں گا۔مشترکہ جائیداد اس طرح ہے:ایک عدد رہائشی مکان ۔ایک عدد دوکان واقع مارکیٹ روڈ یادگیر۔ایک عدد دوکان مین روڈ یادگیر۔ایک عدد دوکان سٹیشن روڈ یادگیر۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ-/2500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :نورالحق ہوڈری　　العبد:کلیم احمد سگری　　گواہ :سراج الحق ہوڈری

وصیت نمبر:20175 مَیں نعیم احمد سگری ولد مکرم محمد سلیم سگری صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر37 سال پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.5.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔ابھی جائیداد مشترکہ ہے جب بھی اس میں سے میرا حصہ مجھے ملے گا دفتر کو اطلاع کردوں گا۔مشترکہ جائیداد اس طرح ہے:ایک عدد رہائشی مکان ۔ایک عدد دوکان واقع مارکیٹ روڈ یادگیر۔ایک عدد دوکان مین روڈ یادگیر۔ایک عدد دوکان سٹیشن روڈ یادگیر۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ-/4000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :نورالحق ہوڈری　　العبد:نعیم احمد سگری　　گواہ :ظفر احمد گلبرگی

وصیت نمبر:20176 مَیں ناصر احمد صفیل ولد مکرم محمد خواجہ صفیل صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر39 سال پیدائشی احمدی ساکن گچی بولی ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 27.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔آبائی جائیداد ابھی تقسیم نہیں ہوئی ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ-/1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :سید فضل باری　　العبد:ناصر احمد صفیل　　گواہ :فضل احمد تیرگھر

وصیت نمبر:20177 مَیں سراج الحق ہوڈری ولد مکرم نذیر احمد ہوڈری صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد غیر منقولہ:ایک عدد مکان رہائشی ۔ایک عدد آبائی مکان ابھی تقسیم نہیں ہوا ہے۔ایک عدد دوکان گاندھی چوک مشترکہ سات بھائیوں میں ۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ-/3000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :نورالحق ہوڈری　　العبد:سراج الحق ہوڈری　　گواہ :ظفر احمد گلبرگی

وصیت نمبر:20178 مَیں تنویر پروین زوجہ مکرم سراج الحق ہوڈری صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ امور خانہ داری عمر33 سال پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد منقولہ:طلائی زیورات:ایک عدد لچھا ایک تولہ بارہ ہزار پانچ سو روپے۔ایک جوڑی کان کے ٹاپس ایک تولہ قیمت بارہ ہزار پانچ سو روپے۔چار عدد انگوٹھی ڈیڑھ تولہ قیمت اٹھارہ ہزار سات سو پچاس روپے۔چاندی کی چین چار تولہ قیمت آٹھ سو روپے۔میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ-/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :نورالحق ہوڈری　　الامۃ:تنویر پروین　　گواہ : سراج الحق ہوڈری

وصیت نمبر:20179 مَیں عبدالواحد میٹھے ولد مکرم غلام رسول میٹھے صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر41 سال پیدائشی احمدی ساکن کھاری باولی ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7.5.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد غیر منقولہ:ایک عدد مکان رہائشی تین بھائیوں میں مشترکہ ہے ۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/800 روپے ہے ۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :سید فضل باری　　العبد: عبدالواحد میٹھے　　گواہ : محمد ابراہیم تیرگھر

وصیت نمبر:20180 مَیں ظفر احمد تیرگھر ولد مکرم فاروق احمد تیرگھر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر28 سال پیدائشی احمدی ساکن کالا چبوترہ ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 27.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد غیر منقولہ: ایک عدد مکان رہائشی جو ابھی مشترکہ ہے ۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ-/2000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :سید فضل باری　　العبد: ظفر احمد تیرگھر　　گواہ : محمد ابراہیم تیرگھر

وصیت نمبر:20181 مَیں ذکیہ سلطانہ زوجہ مکرم عبدالقدوس شحنہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15.5.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد منقولہ: زیورات طلائی: نکلس وزن تین تولہ قیمت چھتیس ہزار روپے- لچھا وزن تین تولہ قیمت چھتیس ہزار روپے ۔انگوٹھیاں تین عدد وزن ایک تولہ قیمت بارہ ہزار روپے ۔لاکٹ ایک عدد ایک تولہ قیمت بارہ ہزار روپے ۔پازیب چاندی دس تولہ قیمت ڈھائی ہزار روپے ۔نودیر قیمت آٹھ ہزار پانچ صد روپے ۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ-/300 روپے ہے ۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :عبدالقدوس شحنہ　　الامۃ:ذکیہ سلطانہ　　گواہ :محمود احمد گلبرگی

وصیت نمبر:20182 مَیں خالد احمد فراش ولد مکرم عبدالقدیر فراش صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر32 سال پیدائشی احمدی ساکن ملم پورہ ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 24.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔میری اس وقت کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :سید فضل باری　　العبد:خالد احمد فراش　　گواہ :نعیم احمد گلبرگی

وصیت نمبر:20183 مَیں فضل اللہ غوری ولد مکرم محمد رفعت اللہ غوری صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 25.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔آبائی جائیداد ابھی تقسیم نہیں ہوئی ہے۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ-/1500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :سید فضل باری　　العبد: فضل اللہ غوری　　گواہ :محمد ابراہیم تیرگھر

وصیت نمبر:20184 مَیں شہزادی بیگم زوجہ مکرم مبشر احمد فضل صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 52 سال پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 14.5.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد منقولہ: بورمالا طلائی وزن چھ گرام قیمت چھ ہزار روپے ۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ-/1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :سید عبدالمنان سالک　　الامۃ:شہزادی بیگم　　گواہ :محمد سلیم سگری

وصیت نمبر:20185 مَیں عبدالماجد کرنولی ولد مکرم عبدالرحیم کرنولی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ الیکٹریشن عمر34 سال پیدائشی احمدی ساکن محلّہ گچی باولی ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15.5.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ-/1500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :سید فضل باری　　العبد:عبدالماجد کرنولی　　گواہ :محمد ابراہیم تیرگھر

وصیت نمبر:20186 مَیں عبدالخالق کرنولی ولد مکرم عبدالرحیم کرنولی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت میں معاون عمر27 سال پیدائشی احمدی ساکن محلّہ گچی باولی ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15.5.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ-/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :سید فضل باری　　العبد:عبدالخالق کرنولی　　گواہ :محمد ابراہیم تیرگھر

وصیت نمبر:20187 مَیں شمشاد بیگم زوجہ مکرم انور احمد تیماپوری قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر45 سال پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.5.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ: ڈیڑھ تولہ ہار طلائی قیمت سولہ ہزار پانچ روپے۔والد صاحب کی طرف سے ابھی ترکہ نہیں ملا ہے ملنے پر اطلاع کروں گی۔میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ-/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :سید فضل باری　　الامۃ:شمشاد بیگم　　گواہ :زبیر احمد ڈنڈوتی

وصیت نمبر:20188 مَیں محمد رفیق احمد ولد مکرم عبدالعزیز خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر45 سال پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.5.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد غیر منقولہ: ایک عدد رہائشی مکان اس کے حصہ داری تین بھائی پانچ بہنیں ہیں۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/6500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ

تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :نورالحق ہوڈری العبد:محمد رفیق احمد گواہ :فرید احمد گلبرگی

وصیت نمبر:20189 مَیں حبیب محمد سوداگر ولد مکرم فضل محمد صاحب سوداگر قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت میں معاون عمر48سال پیدائشی احمدی ساکن رائچوری محلّہ ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 24.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ آبائی جائیداد ابھی تقسیم نہیں ہوئی ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :سید فضل باری العبد:حبیب محمد سوداگر گواہ :نعیم احمد گلبرگی

وصیت نمبر:20190 مَیں مجیب محمد سوداگر ولد مکرم فضل محمد صاحب سوداگر قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت میں معاون عمر42سال پیدائشی احمدی ساکن رائچوری محلّہ ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 25.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ ایک عدد آبائی مکان ابھی تقسیم نہیں ہوا ہے جو دو بھائیوں میں تقسیم ہونا ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :سید فضل باری العبد:مجیب محمد سوداگر گواہ :نعیم احمد گلبرگی

وصیت نمبر:20191 مَیں مختار احمد تیر گھر ولد مکرم مظفر احمد تیر گھر قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر46سال پیدائشی احمدی ساکن مسلم پورڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 24.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ :سید فضل باری العبد:مختار احمد تیر گھر گواہ :نعیم احمد گلبرگی

وصیت نمبر:20192 مَیں شمشاد بیگم زوجہ مکرم شبیر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر28سال پیدائشی احمدی ساکن چنداپور ڈاکخانہ تاڑوائی ضلع نظام آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 30.1.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر آٹھ ہزار روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :محمد شبیر احمد الامۃ:شمشاد بیگم گواہ :شیخ نور احمد میاں

وصیت نمبر:20193 مَیں حنیفہ بیگم زوجہ مکرم منور احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر56سال تاریخ بیعت 1973 ساکن چنداپور ڈاکخانہ تاڑوائی ضلع نظام آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر پانچ سو روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :محمد مظفر احمد الامۃ:حنیفہ بیگم گواہ :محمد اقبال کنڈوری

وصیت نمبر:20194 مَیں فریدہ تبسم بنت مکرم محمد ہدایت اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان عمر20سال پیدائشی احمدی ساکن چنداپور ڈاکخانہ تاڑوائی ضلع نظام آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 23.3.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ :محمد ہدایت اللہ الامۃ:فریدہ تبسم گواہ :شیخ نور احمد میاں

وصیت نمبر:20195 مَیں ساجدہ تبسم بنت مکرم محمد ہدایت اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان عمر18سال پیدائشی احمدی ساکن چنداپور ڈاکخانہ تاڑوائی ضلع نظام آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 23.3.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :محمد ہدایت اللہ الامۃ:ساجدہ تبسم گواہ :شیخ نور احمد میاں

مضامین، رپورٹیں اور اخبار بدر سے متعلق اپنی قیمتی آراء اس ای میل پر بھجوائیں

badrqadian@rediffmail.com

حاصل مطالعہ :

قوتِ قدسی، روحانیت، دین، اخلاص، تفقہ اور سعادت عظمیٰ

قوتِ قدسی کسے کہتے ہیں:

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: ”(آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) نے بدی کو چھوڑنے کی طاقت لوگوں کے دلوں میں پیدا کی۔ امریکہ نے شراب نوشی (روکنے) کا قانون پاس کیا مگر وہ طاقت نہ پیدا کرسکا جو شراب ترک کرنے کے لئے ضروری تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف شراب سے نہ روکا بلکہ وہ طاقت پیدا کی جس سے اُسے چھوڑا جاسکتا ہے اور یہی فرق ہے اسلام میں اور دنیوی طاقتوں اور حکومتوں میں۔ کسی چیز کو حرام قرار دینے اور لوگوں سے اُسے چھڑانے کیلئے بھی ایک طاقت چاہئے کیونکہ یہ ایک قربانی ہے جو بغیر طاقت کے نہیں ہوسکتی اور یہ طاقت دنیوی نہیں بلکہ وہ طاقت ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتی ہے اور جسے قوت قدسی کہتے ہیں۔“ (تبلیغ حق صفحہ ۶۱ تقریر جلسہ لائلپور)

روحانیت کیا ہے: حضرت مصلح موعودؓ نے (خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ جولائی ۱۹۴۷ء) فرمایا

”اللہ تعالیٰ سے دُعائیں کرنا اس کے کلام پر غور کرنا، اُس کی صفات کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنا اور دوسروں کے اندر بھی اُن صفات کو پیدا کرنا۔ اس کا نام روحانیت ہے۔

(الفضل ۷ر جولائی ۱۹۴۷ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۲ صفحہ ۴۹۸)

دین کیا ہے: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: وہ تمام امور جو تکمیل انسانیت کیلئے ضروری ہیں، دین میں داخل ہیں۔ جو باتیں انسان کو وحشیانہ حالت سے پھیر کر حقیقی انسانیت سکھلاتی یا عام انسانیت سے ترقی دے کر حکیمانہ زندگی کی طرف منتقل کرتی ہیں اور یا حکیمانہ زندگی سے ترقی دیکر فنا فی اللہ کی حالت تک پہنچاتی ہیں، انہیں باتوں کا نام دوسرے لفظوں میں دین ہے“

(کتاب البریہ صفحہ ۱۷ روحانی خزائن جلد نمبر ۱۳ صفحہ ۸۹)

اخلاص کیا ہے:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ارشاد حضرت منشی برکت علیؓ شملوی کی روایت کے مطابق ”اخلاص یہ ہے کہ تمہارے سب اعمال اللہ تعالیٰ کیلئے ہوں اور تمہارا دل لوگوں کی طرف کرنے پر خوش نہ ہو کیونکہ مخلوق کی تعظیم کرنے سے ریا پیدا ہوتا ہے“ (الفضل ۲۴ر دسمبر ۱۹۱۴ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱ جنوری ۱۹۴۴ء) فرمایا:

”اسلامی اصطلاح کی رو سے اخلاص کے لفظ کے معنی ہی یہ ہیں کہ ہم عبادت کریں اور سمجھیں کہ اس کے نتیجہ میں بھی اگر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا تو ہم اُس کی محض...... اپنی عبادتوں اور کوششوں کے نتیجہ میں ہم نہ اس کی خوشنودی حاصل کرسکتے ہیں اور نہ اُس کی رضا کی جنت کو پاسکتے ہیں۔ اور نہ اُس کے قرب کی راہیں ہم پر کھل سکتی ہیں۔“

تفقّہ کسے کہتے ہیں:

حضرت مصلح موعودؓ سورۃ الانشراح کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”ایک شخص ایسا ہوتا ہے جسے اتنا ہی علم ہوتا ہے جتنے الفاظ ہوتے ہیں۔ مگر ایک شخص ایسا ہوتا ہے جو تھوڑے سے الفاظ سے بہت بڑا علم حاصل کرلیتا ہے۔ اور بات کو پھیلا کر کہیں کا کہیں لے جاتا ہے۔ اسی کو تفقہ کہتے ہیں جو ایک نہایت قیمتی چیز ہے۔“ (تفسیر کبیر جلد نہم صفحہ ۱۲۸ مطبوعہ لندن)

سعادت عظمیٰ اور شقاوت عظمی:

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”سعادت عُظمیٰ وہ فوز عظیم کی حالت ہے جب نور اور سرور اور لذت اور راحت انسان کے تمام ظاہر و باطن اور تن اور جان پر محیط ہوجائے اور کوئی عضو اور قوت اس سے باہر نہ رہے۔ اور شقاوت عظمیٰ وہ عذاب الیم ہے کہ جو بباعث نافرمانی اور ناپاکی اور بُعد اور دوری کے دِلوں سے مشتعل ہوکر بدنوں پر مستولی ہوجائے اور تمام وجود فی النار والسقر معلوم ہو“۔ (براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۳۸۵ حاشیہ طبع اوّل)

(مرسلہ: امۃ السلام طاہرہ بنگلور۔ کرناٹک)

ضروری اعلان

ایسے احباب جنہوں نے مد صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی میں مالی قربانی پیش کی ہے اور جن کو تا حال نظارت بیت المال آمد قادیان کی طرف سے سرٹیفکیٹ (سند) موصول نہیں ہوئے ہیں۔ ان سے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ نظارت بیت المال آمد قادیان سے اپنے مکمل پتہ کے ساتھ رابطہ قائم کریں تاکہ ان کو سرٹیفکیٹ ارسال کئے جاسکیں۔ بعض مبلغین و معلمین کرام کو ان کے پتہ جات نہ ہونے کی وجہ سے سرٹیفکیٹ ارسال نہیں کئے جاسکتے۔ جملہ مبلغین و معلمین کرام اور اسی طرح صدر صاحبان اس سلسلہ میں دفتر سے رابطہ قائم کریں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly B A D R Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 59 | Thursday | 28 Jan 2010 | Issue No. 4

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
: 65 Canadian Dollar

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ”نور“ اور ”سراج منیر“ رکھا گیا ہے، آپ ﷺ کا فیض عام جاری ہے

آپ ﷺ کی پیروی سے انسان اس نور سے منور ہوسکتا ہے جو آپؐ دنیا میں لائے

صفتِ نور کے حوالہ سے احادیث کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال کا حسین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۲ جنوری ۲۰۱۰ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام اور آپ کے کمال نور کو بیان کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”عقل اور جمیع اخلاق فاضلہ اس نبی معصوم کے ایسے کمال موزونیت ولطافت ونورانیت پر واقع تھے کہ الہام سے پہلے ہی خود بخود روشن ہونے پر مستعد تھے۔ سو ان نوروں میں ایک اور نور آسمانی جو وحی الٰہی ہے وارد ہو گیا اور اس نور کے وارد ہونے سے وجود باجود خاتم الانبیاء کا مجمع الانوار بن گیا۔

پھر آگے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس ضمن میں کہ قرآن شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نور اور سراج منیر رکھا گیا ہے ایک جگہ وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ کا نام چراغ رکھنے میں ایک باریک حکمت یہ ہے کہ ایک چراغ سے ہزاروں چراغ روشن ہو جاتے ہیں گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے ہزاروں انسان اس مرتبہ پر پہنچیں گے یعنی آپ کا فیض خاص نہیں بلکہ عام جاری ہے۔ اس کے کلام میں تاثیر اور اس کی توجہ میں جذب ہے اور اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں مگر یہ انعام اسی کو حاصل ہوتا ہے جو اس انتخاب کے لائق ہوتے ہیں۔ وگرنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سراج منیر ہونے نے ابوجہل کو کچھ فائدہ نہ دیا۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ آج میں اللہ تعالیٰ کے اس مجسم نور اور اس حسین چراغ کے مقام اور ظاہری حسن کے بارے میں کچھ احادیث پیش کروں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جن کو اللہ تعالیٰ نے انسان کامل فرمایا جن کا نام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد! میں نے زمین وآسمان کو بھی تیری وجہ سے پیدا کیا ہے۔ اپنے نور کے بارے میں آپؐ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلی چیز جو پیدا کی وہ میرا نور ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اس انسان کامل کو دیا جانے والا نور نہ تو پہلوں کو دیا گیا اور نہ بعد میں کسی کو دیا جائے گا۔ وہ صرف اور صرف آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا۔

جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابھی اپنی والدہ کے بطن میں تھے تو آپؐ کی والدہ ماجدہ نے رویا میں دیکھا جس کا ذکر آنحضرتؐ نے یوں فرمایا کہ میری والدہ نے کہا کہ میرے اندر سے ایک نور نکلا ہے جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے ہیں۔ پس آپ کی والدہ کو آپ کی پیدائش سے پہلے ہی یہ خوشخبری دے دی گئی تھی کہ آپ کا نور دور دور تک پھیلے گا۔

حضرت حسن بن علیؓ نے کہا کہ میں نے اپنے ماموں ہند بن ہالہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارعب اور وجیہہ شکل وصورت کے مالک تھے اور آپ کا چہرہ یوں چمکتا تھا جیسے ۱۴ویں رات کا چاند ہو۔

حضرت عامر بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات میں سرخ جوڑے میں ملبوس دیکھا آپ کہتے ہیں کہ میں کبھی چاند کو دیکھتا اور کبھی آپ کے روشن چہرے کو۔ تو میں نے چاند سے زیادہ روشن آپؐ کے چہرہ مبارک کو پایا۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفید رنگ کے تھے گویا آپ کے جسم کو چاندی سے بنایا گیا ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے والے دانت ریخ دار تھے جب آپ کلام کرتے تو دانتوں کے درمیان میں سے ایک نور چمکتا ہوا دکھائی دیتا۔

حضرت عبد اللہ بن سلامؓ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی مرتبہ مدینہ تشریف لائے تو کہا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں چنانچہ میں بھی آپ کو دیکھنے چلا گیا جب میں نے آپ کے چہرہ مبارک کو دیکھا تو میں جان گیا کہ یہ چہرہ جھوٹے کا چہرہ نہیں ہے فرمایا پس یہ وہ چراغ تھا جس سے اللہ نے ہزاروں چراغ روشن کئے اللہ تعالیٰ نے ان روشنی پانے والوں اور عبادت کرنے والوں اور اعمال صالحہ بجا لانے والوں کو خوشخبریاں دیں کہ وہ جنت کے وارث بنیں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن میں اور امتوں میں سے اپنی امت کو پہچان لوں گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا آپ کیسے پہچان لیں گے۔ فرمایا کہ میں ان کو یوں پہچان لوں گا کہ ان کی کتاب انکو دائیں ہاتھ میں دی جائے گی اور کثرت سجود کی وجہ سے میں ان کے چہروں کی علامتوں سے ان کو پہچان لوں گا۔

اللہ تعالیٰ نے جنتیوں کی نشانی بیان کرتے ہوئے قرآن مجید میں فرمایا ہے:۔ تَرٰھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ (الفتح: ۳۰) یعنی تو انہیں رکوع کرتے ہوئے اور سجدہ کرتے ہوئے دیکھے گا۔ وہ اللہ ہی سے فضل اور رضا چاہتے ہیں سجدوں کے اثر سے ان کے چہروں پر ان کی نشانی ہے۔

فرمایا: پس یہ چہروں کا نور کثرت سجود اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہر دم تیار رہنے اور اس کے حصول کیلئے کوشش کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمت میں انہیں شامل فرمایا جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور عبادت میں بھی تاک ہیں۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک احمدی کو اس مضمون کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہئے۔ اسی مضمون کی ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یوں بیان ہوا ہے کہ آپ نے اندھیرے میں مسجد کی طرف جانے والوں کو قیامت کے دن کامل نور کی بشارت دی ہے۔

فرمایا: پس یہ ہیں وہ لوگ جن کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کریں گے اور یہی وہ ہوں گے جن کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شفاعت کا اذن دیا جائے گا۔

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سورہ الکھف کی ابتدائی اور آخری آیات کی تلاوت کی۔ وہ اس کے لئے سر سے پاؤں تک نور بھر دینے والی ہوگی اور جس نے ساری سورۃ الکھف کی تلاوت کی وہ اس کے لئے آسمان اور زمین کے درمیان نور بن جائے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دجال کے فتنہ سے بچنے کیلئے بھی سورۃ الکھف پڑھنی چاہئے۔

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا: آج کل دجال کا فتنہ زوروں پر ہے اسلئے ان آیات کو بہت پڑھنے کی ضرورت ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ کلمات سکھائے: اے اللہ! ہمارے دل میں ہمارے لئے خیر جمع کردے اور سلامتی کی راہیں ہم پر کھول۔ اندھیروں سے نجات عطا فرمایا اور نور کی طرف ہمیں لے جا۔ ہمارے کانوں اور ہماری آنکھوں میں برکت عطا فرما ہماری بیویوں اور ہماری اولاد میں برکت عطا فرما اور ہمیں شکرگزار بندہ بنا۔

فرمایا: اسی طرح ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرتؐ جب نماز تہجد کیلئے کھڑے ہوتے تو یہ دعا کرتے۔

”اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لئے ہیں تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ اُن میں ہے اُن کا نور ہے اور سب حمد تیرے لئے ہے تو آسمان اور زمین اور جو کچھ اُن میں ہے اُس کا قائم کرنے والا ہے۔ اور سب تعریف تیری ہی ہے۔ تو حق ہے اور تیرا وعدہ بھی سچا اور تیری بات بھی حق ہے۔ اور تیرے حضور حاضری بھی سچ اور جنت اور دوزخ بھی برحق ہیں اور تمام نبی بھی سچے اور محمد ﷺ بھی برحق ہیں۔ اے اللہ میں نے تیری فرمانبرداری اختیار کی اور تجھ پر توکل کیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تیری طرف جھکا۔ اور تیری مدد کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کیا اور تیری طرف اپنا فیصلہ لے کر آیا پس میرے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے اور جو پوشیدہ گناہ میں نے کئے اور جو ظاہر (سب بخش دے) تو ہی آگے کرنے والا اور پیچھے کرنے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہمیں ان دعاؤں کے سمجھنے اور اس نور سے فیض پانے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆ ☆ ☆